نام کتاب: ترقی پذیر ممالک کے نوجوانوں کے درمیان جنسی تعلقات کی نوعیت

ترجمہ: محمد اسلم پنھور

کمپوزنگ: امیر حیدر ببر، جاگرتا آرگنائیزیشن

پروف ریڈنگ: محمد اسلم راجپوت، کرینٹ ایسوسیئشن

تعداد: 2000

مالی معاونت: عالمی ادارہ صحت، ریجنل آفس مصر۔

صفحات: 114

قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب کے بارے میں اپنی رائے ضرور دیں۔ جہاں تصحیح کی ضرورت ہے مترجم کو ضرور آگاہ کریں۔ لہٰذا کسی غلطی کی ذمہ داری عالمی ادارہ صحت کو نہ سمجھا جائے۔ اس کتاب کی مزید کاپیوں کے لئے لکھیں۔

محمد اسلم پنھور، نوجوان سندھ سماجی سنگت، گھر نمبر 205، رحیم نگر، میرپورخاص، 69000، پاکستان۔

موبائل نمبر ا۔ +92-3332950775 آفس: +92-233863149

Email: aslamkh_panhwar@hotmail.com

ترقی پذیر ممالک کے نوجوانوں کے درمیان جنسی تعلقات کی نوعیت

مندرجات

	مضامین	صفحہ نمبر
1	حرف آغاز	05
2	تعارف	08
3	نوجوانوں میں جنسی تعلقات کی نوعیت کا جائزہ	13
4	جنسی رویے: اسباب و اثرات	23
5	جنسی عمل کے دوران مانع حمل کا رجحان	39
6	غیر محفوظ جنسی عمل کے نتائج	61
7	جنسی میلاپ: غلط فہمیاں اور ان کے ذرائع	79
8	سفارشات	101
9	حوالہ جات	107

حرفِ آغاز

بظاہر یہ کتاب پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش یا افغانستان کے نوجوانوں کی آپ بیتی نہیں جاتی۔ لیکن اس کا مطالعہ ان کو ایک مثبت جنسی صحت کی اچھی اور ذمہ دارانہ دیکھ بھال کی راہ دکھا سکتا ہے۔ جیسا کہ ہم تاریخ، ثقافت و دیگر عمرانی علوم جو کہ دوسرے ممالک یا خطوں میں پڑھائے جاتے ہیں اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح اس کتاب میں موجود کیس اسٹڈیز کے مطالعہ سے جنسی صحت متعلق سبق حاصل کرسکتے ہیں۔ اس کتاب میں شامل کیس اسٹڈیز میں چونکا دینے والے سوالات پوچھے گئے ہیں، تا کہ نوجوان کی جنسی و تولیدی ضروریات کو پرکھا جا سکے۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (عالمی ادارہ صحت) کی اس کوشش سے ہم ترقی پذیر معاشرے بھرپور فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم دوسرے ترقی پذیر ممالک میں کی گئی سروے کو سامنے رکھ کر اپنا حل تلاش کریں۔ ایسا سروے ہمارے معاشروں میں ایک مشکل عمل ہے۔ کیوں کہ ہمارے نوجوان کی ضروریات و سوچ سے باخبر ہونا خاصہ مشکل کام ہے۔ ہم ہمارے نوجوان کی جنسی حالات زندگی کو دوسرے ممالک کے نوجوان کے حالات زندگی سے تشبیہ دیکر ممکنہ خطرات سے بچ سکتے ہیں۔

یہ کہا جاتا ہے کہ رویے اور سوچ کسی کی جاگیر نہیں ہیں، اور نہ ہی کلی کی مانند ہیں جن کو مسل کر روند دیا جائے۔ اور نئے رویوں اور سوچ کے زاویوں کو جنم دیا جائے۔ رویے چھوٹے سے بڑوں، گلی محلے سے گھروں میں منتقل ہوتے ہیں۔ اسی طرح رویوں کی منتقلی ایک معاشرے سے دوسرے معاشرے میں ہوتی رہتی ہے۔ سوچ اور رویے مختلف مراحل کے ارتقائی سفر کے بعد معاشرتی رسوم و رواج میں ڈھل جاتے ہیں اور معاشرتی ڈھانچے کا اٹوٹ انگ بن جاتے ہیں۔ آج کے دور میں جہاں دنیا سکڑ کر مٹھی میں آگئی ہے۔ وہاں سوچ اور رویوں کی منتقلی کا عمل بھی تیز ہوگیا ہے۔ اگر

افریقہ کا نوجوان جنسی بے راہ روی کا شکار ہے، غیر محفوظ جنسی عمل سے گذر رہا ہے تو ایشیا کا بھی نوجوان گزرے گا۔ اس پس منظر میں محفوظ رہنے کے لئے زیادہ متاثر معاشرے کے جامع مطالعے کی ضرورت ہے۔ تا کہ ان کے تجربات اور کوتاہیوں سے سبق سیکھ کر اپنے معاشرے کو سدھارا جا سکے۔ یہ کتاب اس ضرورت کو ایک حد تک پورا کرنے میں مدد دے گی۔

اس کتاب کا ترجمہ کرنے کی ضرورت بھی اس لئے پیش آئی کہ پاکستان میں جنسی صحت کے مسائل کے بارے میں برائے نام آگاہی ہے۔ ہمارے معاشرے کی طرح کئی اور بھی معاشرے ہیں جہاں پر جنسی صحت کو تولیدی صحت تک محدود رکھا گیا ہے۔ جہاں پر نوجوانوں کی جنسی سوچ اور جذباتی ضروریات کو ایک طرف رکھا گیا یا نظر انداز کیا گیا۔ اس کتاب میں شامل کیس سٹڈیز یعنی آپ بیتیاں ہمارے معاشرے کے تمام افراد میں خصوصی طور پہ نوجوان پر یہ واضح کریں گی کہ وہ اپنے جنسی اعضاء اور نظام کے متعلق معلومات رکھنے کی ضرورت محسوس کریں۔ ہم دوسرے معاشروں میں جنسی بے راہ روی سے برآمد خطرناک نتائج سے آگاہ ہوں اور مستقبل کے بارے میں سوچیں۔ اس کتاب میں صرف جنسی عمل کی نوعیت کو تفصیلی طور پر بتایا گیا ہے۔ اس میں مصنف کی اپنی رائے نہیں بلکہ ترقی پذیر ممالک کے نوجوانوں کا اپنے جنسی ساتھیوں کے ساتھ کیسا جنسی عمل رہا ہے۔ نوجوانوں کی آپ بیتی کہانیوں میں انتہائی حساس نوعیت کے سوالات کیے گئے ہیں۔ اس قسم کے سوالات ہمارے معاشرے میں کرنا بہت مشکل کام ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ اصل حقیقت سامنے نہیں آتی اور جنسی عمل فرد کا انفرادی عمل بن جاتا ہے، جو اس کی ذات کے دائرے میں گھومتا ہے۔ اس کی رازداری رکھنا بھی اس فرد پر لازم ہوجاتی ہے، تا کہ وہ روایتی قید و غن سے بچا رہے۔ ایسے معاشروں میں جنسی معلومات کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ایسی صورتحال میں دوسرے معاشروں سے سبق سیکھا جاتا ہے۔ اس کتاب کی بھی بنیادی وجہ یہ ہی ہے کہ ہم ہمارے نوجوان کو اتنا جنسیت کے متعلق نہیں کھنگال سکتے ہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم آنے والے

تعارف

یہ 20 ویں صدی کی آٹھویں دھائی کے آخری حصے کا ذکر ہے، جس میں اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے جیسا کہ UNFPA , UNDP, WHO اور ورلڈ بینک جیسے عالمی اداروں نے مل جل کر ایک خصوصی پروگرام برائے انسانی تولیدی صحت کی سنبھال و ترقی کے لئے تحقیق اور تربیت کا پروگرام ترتیب دیا۔ جس کے تحت انتہائی حساس اور انسانی حیاتی کے لازمی جز کی حیثیت کے حامل شعبہ جنسی و تولیدی صحت کو اولیت کی بنیادوں پر لیا گیا۔ جنسی و تولیدی صحت کے مختلف پہلوؤں جیسا کہ ضابط حمل کے طریقوں کا استعمال، اسقاط حمل کے مظاہر و نتائج، جنسی رویے اور مرد کا کردار یعنی جنسی و تولیدی صحت کے تمام میدانوں میں نوجوانوں کی ضرورت اور ان کی سوچ کو خصوصی جگہ دی گئی ہے۔ تا کہ نوجوان جان سکے کہ جنسی حقوق کیا ہیں اور ان کا تحفظ کیسے کیا جائے؟۔

مندرجہ بالا جنسی و تولیدی صحت کے مختلف پہلوؤں کو 146 تحقیقی منصوبوں میں بانٹا گیا۔ جن میں 34 ایسے منصوبے تھے جو آفریقہ، ایشیا اور لاطینی آمریکہ کے 20 ممالک میں کئے گئے تھے۔ اس میں نوبالغ لڑکے اور لڑکیاں جن کی عمریں 15-10 سال تھیں اور نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جن کی عمریں 24-15 تھیں۔ اس منصوبے کا فیلڈ ورک 1992 سے 1996 تک چلا۔ ان کے دوران کئے گئے تحقیقی کاموں کی رپورٹس لب مطالع کے لئے حاضر ہیں۔ تحقیق کی غرض سے لی گئیں کیس اسٹڈیز کی خاص بات یہ ہے کہ وہ سماجی و ثقافتی نقطہ نظر کو مرکز بنا کر لی گئیں ہیں حساس سماجی و ثقافتی موضوعات کو چھیڑ کر ٹھوس نتائج نکالے گئے ہیں۔ جیسا کہ شادی سے پہلے جنسی تعلقات قائم کرنا، مانع حمل کے مختلف طریقوں کا استعمال، شادی سے پہلے حمل ہو جانا اور اس جیسے کئی موضوعات کو تحقیقی سوالناموں میں جگہ دیکر جنسی و تولیدی صحت کے مختلف مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے۔

ایسے معاشرے بھی سامنے آئے کہ جن میں یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا کہ کیا کنواری لڑکی بھی حاملہ ہوسکتی

یقینی خطرات کی پہلے سے تیاری نہ کریں؟ نوجوانوں کی جسمانی صحت کی سالمیت تب برقرار رہ سکتی ہے جب وہ اپنے جسم کے بارے میں سمجھ بوجھ رکھیں گے۔ ان کو اس کتاب میں شامل آپ بیتیاں جنسی پہلوؤں سے واقف کرادیں گی۔ ایسے ہمارے نوجوں میں وہ مہارت آسکتی ہے کہ وہ جنسی صحت کے مثبت رویوں کا متلاشی رہیں۔ یہ کتاب نوجوان کی ذاتی مہارتوں میں فیصلے کرنے کی قوت، منزل مقرر کرنے کے اصول، مشکلات سے مقابلہ کرنے کی جرأت، جنسی جذبات پر ضابطہ کرنے کی صلاحیتیں پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ اس کتاب کے مطالعے کے بعد یہ احساس پیدا ہوگا کہ کہیں ہمارا نوجوں اس قدر سنگین غلطیوں کا شکار تو نہیں ہو رہا یا شکار ہوجائیگا۔ یہ احساس جنسی طور پر اپنی قدروں کے خلاف ہونے والے عوامل کو روکنے کے لئے جذبہ پیدا کرے گا۔ نوجوانوں کو اکسائے گا کہ وہ اپنے جسم، سوچ اور جنسی رویوں کی شناخت کریں۔ اس کتاب میں شامل سچی آپ بیتیاں نوجوانوں کو جنسی بیماریوں اور جراثیمی حملوں کی وجوہات کے بارے میں آگاہ کریں گی۔

محمد اسلم منصور
سوشیو ہیلتھ کنسلٹنٹ
23 نومبر 2007

ہے یا بچہ پیدا کر سکتی ہے۔

ان تحقیقی و ترجیحی کاموں میں زیادہ تر غیر شادی شدہ نوجوانوں کی جنسی و تولیدی صحت کا مطالع کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ نوجوان خواتین جو حاملہ تھیں یا ان کا حمل ضائع ہوا تھا۔ اور وہ نوجوان جو جنسی و تولیدی صحت کی سنبھال و ترقی کے لئے کام کر رہے تھے۔ ان کی حالات زندگی کا مطالعہ کیا گیا تھا۔ کئی ملتی جلتی باتیں سامنے آئی ہیں۔ یہ بات تو عام دیکھنے میں آئی، کہ جیسے ہی لڑکا یا لڑکی نوبالغ ہوتے ہیں وہ جنسی عمل میں کسی نہ کسی طرح حصہ لیتے ہیں۔ جب نوبالغ جنسی عمل کا حصہ بن جائیں تو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ غیر محفوظ جنسی عمل ہے۔ غیر محفوظ جنسی عمل سے مراد یہ ہے کہ جنسی عمل کے ذریعے جنسی بیماریوں کا پھیلاؤ، غیر مطلوبہ حمل وغیرہ کا ہونا ہے۔ نوبالغی کی عمر میں اگر حمل ٹھہر جاتا ہے تو اسے ضائع کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ اس موڑ پر اگر وہ سینئر تجربہ کار آدمی نہیں ہوگا تو نوبالغ کے لئے اسقاط حمل کرنے کا کام خودکشی کے مترادف ہوگا۔

جنسی تعلقات کے لیے لازمی نہیں ہے کہ وہ باہمی رضامندی و خوشی سے ہو۔ جن معاشروں میں جنسی امتیاز ہے۔ مرد کو عورت پر فوقیت ہے۔ وہاں پر جنسی عمل یک طرفہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ جنسی عمل کب اور کیسے کیا جائے۔ مانع حمل کے طریقوں کو استعمال کیا جائے یا نہیں، غیر ضروری حمل کو روکا جائے یا نہیں۔ اس طرح کے فیصلے عموماً یک طرفہ ہوتے ہیں۔ جس سے تولیدی و جنسی حقوق کی نفی ہوتی ہے۔ ان تحقیقی کاموں میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ محفوظ جنسی عمل کے بارے میں لوگوں کی آگاہی بہت کم ہے۔ اور غیر محفوظ جنسی عمل کے متعلقہ نتائج کو غلط طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔ جو اس تحقیق سے نتائج سامنے آئے ہیں۔ ان کو اس کتاب میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ لیکن اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ جب ہم لفظ نوجوان استعمال کریں گے۔ اس کا مقصد ہم اس نوجوان کی بات کر رہے ہونگے جن کی عمر 10-24 ہے۔

ان تمام کیس اسٹڈیز کے بغور مطالعے کے بعد کچھ سفارشات بھی مرتب کی گئی ہیں۔ جیسا

ترقی پذیر ممالک کے نوجوانوں کے درمیان جنسی تعلقات کی نوعیت

کہ نوجوانوں میں بول چال کی مہارتیں پیدا کی جائیں، محفوظ جنسی عمل کے متعلق پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کیا جا سکے۔ جنسی تشدد کو روکا جا سکے۔ نوجوانوں کو ایسی مہارتیں منتقل کی جا سکیں جن سے وہ ایسی سوچ پیدا کر سکیں جس سے جنسی و تولیدی صحت کی متوازن ترقی ہو سکے اور جنسی و تولیدی صحت نوجوانوں کی ضرورت کے مطابق ہو۔ ان کی سوچ سے ہم آہنگ ہو۔ نوجوان جنسی و تولیدی صحت کے پیغام کو سمجھیں اور عام کر سکیں۔ ہر غیر محفوظ جنسی عمل خطرے سے خالی نہیں۔ اور اس کے نتیجے میں لاتعداد بیماریاں اور غیر ضروری حاملائیں بھی شامل ہیں

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سماجی رویوں اور اقدار کی تحقیق کی ضرورت ہے جو کہ نوجوانوں کی جنسی ضروریات کی مختلف سطحوں پر تحقیق کرے۔ مثبت نتائج کے لئے ممکنہ خطرات کا جائزہ لیا جائے۔ تحقیق و کھوج کے ذریعے اس بات کا اچھی طرح عندیہ لگایا جائے کہ کس طرح جنسی امتیاز کا سلوک نوجوانوں کی جنسی زندگی کو متاثر کرتا ہے اور وہ کونسی رکاوٹیں ہیں جو نوجوانوں کو مجبور بنا دیتی ہیں کہ وہ اپنے لئے جنسی و تولیدی حقوق کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ اس بات کی کھوج لگانے کی ضرورت ہے کہ ایک نوجوان عورت کیسے زیادہ سے زیادہ خودمختار بن سکتی ہے۔

زیر نظر کتاب میں جنسی و تولیدی صحت کے حساس نوعیت کے پہلوؤں کے کئی رخوں سے احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نوجوانوں میں صنفی امتیاز کی وجہ سے جنسی و تولیدی رویوں کا بھی مطالعہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ کچھ جگہوں پر ذکر مثال کے طور پہ لیا گیا ہے، شادی سے پہلے جنسی تعلقات قائم کر لینا حرام قرار دیا گیا ہے۔ غیر شادی شدہ جوڑوں میں مانع حمل کے طریقوں کو نوجوانوں میں معیوب سمجھا جاتا ہے۔ کافی معاشروں میں حمل کا ضائع کرنا صرف اسی صورت میں قبول کیا جاتا کہ لڑکی کنواری ہو۔ ایسی مثالیں زیر نظر کتاب میں شامل کیس اسٹڈیز میں بھی سامنے آئیں جیسا کہ بنوئی، ہو چی منہ، ویت نام اور سول میں ملیں۔ کئی جگہوں پر شادی سے پہلے حمل کو شدید نفرت سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ تصور کرنا بھی مشکل ہے کہ غیر شادی شدہ لڑکی بچہ پیدا کر سکتی ہے یا نہیں۔ اس

کتاب میں زیادہ تر ایسی باتوں کو زیر بحث لایا گیا ہے جو مرد اور عورت کے جنسی رویوں کے پس وپیش منظر کو ظاہر کرتی ہیں۔ غیر شادی شدہ نوجوان کی جنسی وتولیدی حقوق کی جو صورتحال اس منظر نامے میں ہے اسے نوجوان کی اقلیتی آبادی کہا جا سکتا ہے۔ ان کے بارے میں کیس اسٹڈیز شامل ہیں۔ زیادہ تر ان کو فوکس کیا گیا ہے۔ جو نوجوان لڑکیاں حاملہ ہیں جن کا حمل ضائع ہو گیا یا کرلیا گیا تھا اور وہ لوگ بھی شامل ہیں جو جنسی وتولیدی حقوق کے لئے کام کرتے ہیں۔ ان تمام کی عمر میں فرق ہے۔ جتنے بھی نوجوانوں کو اس تحقیق کی غرض سے شامل کیا گیا۔ ان سب کی عمریں 10 سال سے لیکر 24 سال کے اندر ہیں۔ کہیں آپ کو چھوٹی عمر کے نوجوان کہیں بڑی عمر کے نوجوان کی کیس اسٹڈی پڑھنے کو ملے گی۔ تو آسانی کے لئے ہم نے ایک لفظ نوجوان کا لکھا ہے۔ جس سے مراد 10 سال سے لیکر 24 سال کا نوجوان ہے۔ ان کیس اسٹڈیز میں جیسے عمروں کا فرق ہے ایسے مختلف ترقی پذیر ممالک کے نوجوان شامل ہیں۔ کہیں آپ کو اسکول جانے والے یا نہ جانے والے طلبہ کا ذکر ملے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کی عمریں 10 سے 15 سال کے درمیان ہیں۔ کہیں آپ کو یونیورسٹی کے طلبہ کا ذکر ملے گا تو آپ اس حساب سے عمر کا تصور کر سکتے ہیں۔ ایسے کارخانوں اور بڑی بڑی جگہوں سے نوجوانوں کی جنسی و تولیدی زندگی کا تجزیہ اس تحقیق میں شامل کیا گیا ہے تا کہ ایک بہت بڑا وسیع میدان سے جنسی وتولیدی حقوق اور ان کی صورتحال کے بارے میں سمجھا جا سکے۔ بہت ہی تھوڑی ایسی کیس اسٹڈیز ہیں جو گھروں کا سروے کرنے کے نتیجے میں ظاہر ہوئی ہیں۔ ان تمام کیس اسٹڈیز کے لئے مختلف طریقے اپنائے گئے تھے۔ جبکہ بہت سارے ایسے واقعات ہیں جو سروے کے نتیجے میں سامنے آئے ہیں۔ بہت ساروں پر (Qualitative Method) استعمال کئے گئے تھے۔ جیسا کہ گروہی بحث مباحثہ، تفصیلی انٹرویوز وغیرہ۔ جس میں مقداری طرز پر سروے کیا گیا تھا۔ Quantitative اور تھوڑے سے صرف Qualititive تھے۔ اس قسم کی سروے کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا ایک حصے میں وہ لوگ شامل تھے جو آمنے سامنے انٹرویوز دینے کے لئے راضی تھے اور دوسرے وہ تھے جو اپنے

بنائے گئے سوالنامے کے تحت رائے دے رہے تھے۔ ایک ایسا کیس ہے جس میں دونوں طریقے استعمال کئے گئے۔ مختلف طریقے استعمال کرنے کے بعد بھی اس تحقیق کی بدولت جتنے بھی کیسز سامنے آئے ہیں ان میں یکسانیت ہے۔ جو مندرجہ ذیل مضمون بیان کئے گئے ہیں۔ جن کو اس کتاب میں فوکس کیا گیا ہے۔ ہر صورتحال میں مضمون میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اکثر جنسی عمل کی شروعات نوجوانی کے دور میں ہی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے جنسی عمل ایک پرخطر عمل بن جاتا ہے۔ نوجوان مانع حمل کے اصولوں کی ہرگز پرواہ نہیں کرتے جس کی وجہ سے غیر ضروری حمل اور اسقاط حمل جیسے عمل سرزد ہو جاتے ہیں۔ جب اس امر کی ضرورت ہے کہ نوجوانوں کو جنسی عمل کے مختلف رخوں کے بارے میں معلومات ہونی چاہیے۔ کئی جگہوں پر جنسی عمل کے ایسے اصول و معمول مقرر کئے گئے ہیں جو جنسی رویوں کے منافی ہیں۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ جنسی تعلقات یا میلاپ باہمی رضامندی سے نہیں ہوتا ہے۔ جس میں زور زبردستی شامل ہوتی ہے۔ جنسی عمل میں رائج صنفی امتیاز کو بھی خصوصی حیثیت حاصل ہے۔ جیسا کہ عورت مرد کو جنسی میلاپ سے نہ تو روک سکتی ہے نہ ہی بات چیت کے ذریعے اپنا موقف جنسی میلاپ کے متعلق مرد پر واضح کر سکتی ہے۔ اس سے بڑھ کر عورت مرد کو محفوظ جنسی میلاپ کے لئے بھی راغب نہیں کر سکتی۔ اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ تمام باتوں کی نشاندہی کی جائے۔ مختلف موضوعات پر بحث کی جائے جس کے نتیجے میں آنے والے حقائق کو آنے والے پروگراموں کی پالیسیوں میں شامل کیا جائے اور ساتھ ساتھ اس قسم کی تحقیقی خلا کو پر کیا جائے۔

اس کتاب کے چھ ابواب ہیں۔

باب اول:۔

نوجوانوں کے درمیان جنسی تعلقات

نوجوانوں کے درمیان جنسی تعلقات کا جائزہ خاص طور پر نوجوانوں کے آپس میں شراکتی جنسی میلاپ کی سرگرمی کی صورتحال اور اس حالات میں کس حد تک جنسی میلاپ ایک محفوظ عمل ہے۔ جب باہمی رضامندی سے ہو رہا ہے تب اس کے منفی یا مثبت اثرات ہیں۔

باب دوئم:۔

جنسی رویے: غیر متوازن جنسی تعلقات پر روشنی ڈالنا جو نوجوانوں میں جنسی رویوں اور فیصلہ سازی میں رکاوٹ بنتے ہیں

باب سوئم :۔

جنسی عمل اور مانع حمل کے ممکنہ خطرات کا جائزہ لیا گیا ہے جس میں STI's، غیر ضروری حمل اور اسقاط حمل پر بحث کی گئی ہے۔

باب چہارم:۔

اس حصہ کا مقصد ہے کہ نوجوانوں کے تعلقات پر روشنی ڈالی جائے اور جانا جائے کہ نوجوان کس حد تک محفوظ جنسی عمل کے بارے میں باخبر ہیں۔ اور ان کی اس بارے میں معلومات کے وسائل کون سے ہیں۔

باب پنجم:۔

نوجوانوں میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں اور جنسی صحت کی معلومات کے ذرائع پر بات کی گئی ہے

باب ششم:

تمام اخذ کی گئی معلومات اور سفارشات جو منصوبوں اور تحقیق کے لئے کام آسکیں ان کو مرتب کرنا

ترقی پذیر ممالک کے نوجوانوں کے درمیان جنسی تعلقات کی نوعیت

باب اول

نوجوانوں کے درمیان جنسی تعلقات کا جائزہ

نوجوانوں میں جنسی تعلقات کا جائزہ

تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ نوجوانوں کی اکثریت شادی سے پہلے جنسی عمل کی شروعات کر دیتی ہے۔ جو کہ یقینی طور پر غیر محفوظ جنسی عمل کا اشارہ ہوتا ہے۔ عموماً یہ دیکھا گیا ہے نوجوانوں کے پاس جنسی عمل کے لئے ایک بہت بڑی تعداد مخالف جنس کی ہوتی ہے۔ ان کے بازار حسن کی طوائفوں (Sex Workers) کے ساتھ تعلقات ہوتے ہیں۔ جہاں پر محفوظ سیکس کا کوئی بھی طریقہ استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس ساری صورتحال میں ان طوائفوں کے پاس لوگوں کی آمد کا سلسلہ مسلسل یا آہستہ آہستہ جاری رہتا ہے۔ اس جنسی عمل میں باہمی رضامندی اکثر ہوتی ہے۔ زبردستی بھی شامل ہے۔ اس کتاب میں دیئے گئے تمام واقعات کو گمنام رکھا گیا ہے۔ تا کہ کسی کی عزت نفس کو ٹھیس نہ پہنچے۔

کافی جگہوں پر جو سوالنامے دیئے گئے تھے وہ حساس نوعیت کے تھے اور جواب دہندہ کو یقین دلایا گیا تھا کہ ان کی عزت و معاشرتی رتبے کا پاس رکھا جائے گا۔ ان تمام کاوشوں کے باوجود یہ مشکل تھا کہ مرد اور عورت کا جنسی عمل یا میلاپ کے متعلق باتوں کا موازنہ کیا جائے۔ کیونکہ رائج سماجی رسوم و روایات نے یہ کام مشکل بنا دیا۔ لہٰذا ایسی صورتحال میں یہ بھی مشکل ہے کہ جنسی میلاپ کے متعلق باتوں اور اصولوں کے بارے میں نوجوانوں کو آگاہی دی جائے۔ جیسا کے ایشیا کے ممالک میں شادی سے پہلے جنسی میلاپ کرنا شدید منع ہے۔ اور کئی دوسری جگہوں پر ایسے جنسی میلاپ کو حقارت سے دیکھا جاتا ہے یا اس کو قبول بھی کیا جاتا ہے۔ یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ صنفی بنیادوں پر معاشرتی نابرابری ہے۔ بلکہ ان کی وسعت کتنی گہری ہے ۔اس کے بارے میں باوثوق انداز سے نہیں کہا جا سکتا ہے۔

تحقیق نے یہ ظاہر کیا ہے کہ نوجوانوں کے جنسی تعلقات کی نوعیت کا اندازہ ڈیٹنگ سے لے

کر جنسی میلاپ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو کہ غیر محفوظ جنسی میلاپ کی نشاندہی کرتا ہے۔ جس میں زبردستی جنسی میلاپ اور ان تمام طریقوں سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ جس سے محفوظ جنسی عمل کی نشاندہی ہو۔ تو اس قسم کے جنسی عمل کے مختلف پہلوؤں کا ذکر اس باب میں کیا گیا ہے۔

جنسی عمل میں شمولیت

جنسی عمل میں شمولیت سے مراد ہے کہ جب نوجوان پہلی دفعہ جنسی عمل سے گزر رہا ہو۔ جیسے عمر بڑھتی رہتی ہے اور نوجوان شادی کی عمر کو پہنچ رہا ہوتا ہے یا پہنچ جاتا ہے۔ تو اس کو شادی سے پہلے جنسی عمل کے مواقع مل ہی جاتے ہیں۔ ایسی دوستیاں ہو جاتی ہیں جن میں ملنے جلنے کے لئے تاریخوں کا تعین ہو جاتا ہے اور انتہائی درجے کی دوستیاں مرد اور عورت میں ہو جاتی ہیں۔ مختلف جگہوں پر کیسز بھی سامنے آئے ہیں جس میں تاریخوں یا دنوں کا تقرر اور معاشرتی و ثقافتی فرق نمایاں ہیں۔ فلپائن کے شہر ڈوماگیٹ کے نوجوان دن مقرر کر کے ملتے ہیں جبکہ یہ پریکٹس مستقل نہیں ہے۔ عام طور پر ملنے کے لئے مشہور جگہوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ آدھے سے زیادہ نوجوان جنہوں نے تحقیقی سوالنامے اور انٹرویو میں مدد کی تھی انہوں نے بتایا ملنے کی جگہیں سینما گھر، کلب اور مشروبات کی دکانیں وغیرہ ہیں۔

تاریخ طے کر کے ملنے کی جگہ مقرر کر کے ملاقات چیت کرنے، وغیرہ کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہوتا ہے کہ جنسی میلاپ کیا جائے۔ ایک اندازے کے مطابق ڈوماگیٹ سٹی جہاں 22% ایسی ڈیٹز ہوتی ہیں۔ جس میں 9% اور 41% خواتین و مرد بالترتیب ایسے ہیں جو عام طور پر جنسی میلاپ کرتے ہیں 24% ایسے مرد اور خواتین ہیں جو تختی سے Petting کرتے ہیں۔)

جنوبی اور ہوچی منہ ویت نام کے کالجز کے طلبہ بھی ڈیٹنگ کے عمل کو اپناتے ہیں اور آپس میں گہری دوستی بنا لیتے ہیں۔ 47% نوجوان مرد اور 39% نوجوان عورتیں جو اس تحقیق میں حصہ لیں۔ ان میں یہ بات دیکھی گئی کہ وہ سماجی میلاپ کرتے ہیں۔ عام طور پر ڈیٹنگ کا مطلب خوش گپیاں

لگانا، 88% خواتین 73% مرد) اور تھوڑی تعداد ہاتھ لگا کر ایک دوسرے کو جس میں 8% سے 17% بوسہ دینا 3% - 5% اور جنسی میلاپ 0.1 to 1% ۔ نوجوان عورتوں کے مقابلے میں نوجوان مرد جنسی معاملات میں زیادہ معلومات اور تجربہ رکھتے ہیں۔

کچھ ایسی بھی باتیں سامنے آئیں جن کی بناء پر یہ پتا لگایا جا سکتا تھا کہ ڈیٹنگ اور جنسی رویہ گھر کے ماحول کی عکاسی کرتے ہیں۔

ایک مشاہداتی مطالعہ (کیس اسٹڈی) ہائی اسکول کے طالبہ پر کیا گیا اور دو مرالیمہ کے تین شہروں لیما، کاسکو اور اکلوئٹو (لا رکان اور کوسال 1996) میں۔ پتہ چلا کہ عام طور ڈیٹنگ سے پہلے والدین سے اجازت لی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر 36% - 28 مردوں میں سے اور 20-32% عورتوں میں سے جلدی ال نکل جاتے ہیں۔ آدھے مرد اور چوتھائی عورتوں کا کہنا تھا کہ وہ والدین کے پوچھے بغیر گھر سے باہر چلے جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل ایک ٹیبل نمبر 1 دی گئی ہے۔ اس ٹیبل میں دکھلایا گیا ہے کہ کتنے فی صد نوجوان جنسی میلاپ کرتے ہیں۔ اور کس عمر میں جنسی میلاپ شروع کیا تھا جس سے معلوم ہوا۔ ان کیس اسٹڈیز میں مختلف قسم کے نوجوانوں کو زیر مطالعہ لایا گیا تھا۔ جن میں کئی کی شادی ہو چکی تھی یا ہونے والی تھی یا صحت کے متعلق سہولیات کی تلاش میں تھے۔ اس لئے کیس اسٹڈیز کے سوالنامے کو مختلف طرز پر تشکیل دیا گیا تھا۔ لیکن ان میں یہ سوالات عام تھے کیا آپ جنسی میلاپ کرتے ہیں اور کب سے کر رہے ہیں۔ بہت ساری دلچسپ معلومات مختلف ریجن سے آئیں ہیں جیسا کہ تمام نوجوان جنسی میلاپ کرتے ہیں تمام ریجن علاقوں میں عورتوں کا جنسی میلاپ کرنے کا رجحان مختلف رہا ہے جبکہ ایشیا میں 2% سے 11% نوجوان خواتین جنسی عمل کرتی ہیں۔ لاطینی امریکہ میں 12% سے 25% اور آفریقہ میں 45% سے 52% عورتیں جنسی میلاپ میں سرگرم ہیں۔ ایک دلچسپ بات چاننا شنگھائی میں سامنے آئی کہ جس نوجوان کی شادی ہونے والی ہوتی ہے اس کو شادی سے پہلے جنسی طور پر صحت

مند ہونے کا سرٹیفکیٹ دینا پڑتا ہے جبکہ قدامت پسند معاشروں میں دیکھا گیا کہ شادی سے پہلی عورتوں میں جنسی میلاپ کرنے کا رجحان پر زور ہوتا جا رہا ہے۔

ان کیس اسٹڈیز میں سے یہ بات بھی ظاہر ہوئی ہے کہ 1/2 سے لے کر 1/3 نوجوان مرد جنسی میلاپ کا عمل کر چکے ہیں۔ لیکن عورتوں میں یہ بات بہت کم دیکھنے میں آئی مثال کے طور پر 15% ہنوئی اور ہوچی منہ ویت نام کالج کے طلبہ اور کوانجو کوریا کے 24% اسکول جانے والے جوان کی کیس اسٹڈیز سے ظاہر ہوا ہے کہ وہ جنسی میلاپ کرتے ہیں شادی سے پہلے جنسی میلاپ کرنے کا عمل مردوں میں زیادہ اور ان کے مقابلے میں عورتوں میں کم دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کا سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مرد ایک دوسرے کو بتاتے ہیں اور عورتیں کم بتاتی ہیں۔ جیسا کہ ایشیاء میں صنفی فرق، ثقافتی و معاشرتی قدریں ہیں۔ ایشاء میں جنسی میلاپ کی نشاندہی کرنے کی شرح 5 دفعہ زیادہ ہے، باقی ریجن کے مقابلے میں لاطینی امریکہ میں جنسی میلاپ کی نشاندہی کرنے کی شرح مردوں میں 2 دفعہ عورتوں کے مقابلے میں زیادہ ہے صرف آفریقہ کی ایک کیس اسٹڈی میں سیکس کے متعلق مخصوص اعداد و شمار شامل ہیں جس میں فرق بالخصوص تھوڑا ہے۔

Table- 1

شادی سے پہلے نوجوانوں میں جنسی سرگرمیاں (1990s)۔

ملک	نمونہ	عمر کی حد	جنسی عمل کرنے کی شرح %		پہلے جنسی عمل کرتے وقت عمر		ذرائع
			عورت	مرد	عورت	مرد	
بوتسوانا پکوسے، مصالاپائی،	اسکول کے اندر اور باہر لڑکیاں	13-19	45	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	موجود نہیں	لکوسڈ نشی، 1997
نائجیریا ایرون	یونیورسٹی کے طلبہ	15-24	52	73	19 19	17-3	آراوئی، 1995
یوگینڈا کمپالا	ھائی اسکول کے طلبہ	14-17	45-5	45	15	15	میتھیاس، 1993
چائنا شنگھائی	ایسی لڑکیاں جن کی شادی ہونے والی تھی وہ ہسپتالوں میں جسمانی صحت کا علاج کروائی تھیں	18-29	69	زیر مطالعہ نہیں آیا	21-233	زیر مطالعہ نہیں آیا	گاؤ، 1998

کوریا ریپبلک آف ایکسپورٹ پروموشن زون	ایسی خواتین جو آزاد تجارتی زون میں کام کرتی تھیں اور عام رواجی پروگراموں میں شرکت کرتی تھیں	19-29	30	زیر مطالعہ نہیں آیا	18-20 5	زیر مطالعہ نہیں آیا	کوون تائی حوان، 1994
کوریا ریپبلک آف کوانگجو،	ھائی اسکول کے طلبہ	16-21	11	24	18-3	18-3	گایون، 1996
کوریا ریپبلک آف سول	کنوارے یونیورسٹیوں کے طلبہ کارخانوں میں کام کرنے والے	15-29	زیر مطالعہ نہیں آیا	36 78	زیر مطالعہ نہیں آیا	20-5 20-21 2	جونگ نون لم، 1995

نیپال سرحدی شہر	مستقل باشندے اور عارضی باشندے	18-24	زیر مطالعہ نہیں آیا	54 40	زیر مطالعہ نہیں آیا	18-5 17-5	تمنگ، 1999
فلپائن ڈومیٹک سٹی	کالج کے طلبہ	18-24	10	50	18-3	17-3	کیڈلیما، 1998
تھائیلینڈ مشرق اور شمالی مشرق	دیہاتوں کی سروے	15-24	2	51	18-5	16-5	ایبارا بلھدی، 1995
تھائیلینڈ بینکاک	اسکول اور کارخانے جانے والی لڑکیاں	15-19	3	زیر مطالعہ نہیں آیا	18-3	زیر مطالعہ نہیں آیا	سوتھورن وحدہ اے، 1994
تھائیلینڈ چانگ مائی	کنوارے اور غیر شادی شدہ کارخانے کے مزدور	13-25 غیر شادی شدہ	6	75	18-3	16-3	رنگ پاؤ، 1997

ویتنام جنوبی، ہو چی منہ سٹی	کالج کے طلبہ	17-24	2	15	20-3	20-3	وہ کیمناہ، 1996
ارجنٹیا فیڈرل کیپیٹ چوبٹ	نوبالغ جو تولیدی صحت کے علاج لیے ہسپتال جاتے ہیں	13-19	44	52 4	31% <16	35% < 16	پینٹلیڈیلیس، 1991
ارجنٹیا بیونس آئرس	طلبہ جو ہائی اسکول کے آخری تین سال میں	13-19	25	55	20% عمر 16 5	47% عمر 16 5	مینڈاز ریباز، 1995
ارجنٹیا بیونس آئرس	ہائی اسکول کے طلبہ	13-19	23	46 4	25% <15	57% <15	کورنبلٹ، 1993
پیرو لیما	رات کے کلبوں میں جانے والے نوجوان %2 لڑکیاں اور لڑکے، اسکول جانے والے طلبہ	10-24	25	66	22% <15	30% <15	ولاغوایوہ، 1992

پیرو لیما، کسکو، ایکوٹس	حائی اسکول کے طلبہ اور اسکولوں سے باہر نوجوان	13-19	12-23 7	42-55 8	15-16 5	14-15 5	آلارکون اور کونزالیز، 1996
پیرو سین مارٹن ڈی اسکول پوریس	رات کے کلبوں میں جانے والی لڑکیاں	10-19	20	زیر مطالعہ نہیں آیا	20% <15	زیر مطالعہ نہیں آیا	روڈریگوز-لے، 1997
پیرو لیمبے ایکوء	14 اضلاع کے گھروں کا سروے	12-19	13	36	موجود نہیں	موجود نہیں	کیکیرس، 1995

باب دوئم:

جنسی رویے: اسباب واثرات:

جنسی رویے شخصیت کی تعمیر وترقی میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ جنسی رویوں کی مثبت بڑھوتی ایک اچھا شہری بننے کی نوید کے مثل ہے۔ یہ رویے عمر کے حساب سے تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی تبدیلی کی وجہ تجربہ بھی ہو سکتا ہے، اور اس کے علاوہ معاشی، خاندانی ومعاشرتی ذمہ داریوں کا بوجھ بھی ہو سکتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ نوجوان کے جنسی رویوں کی سطح کیا ہے؟

نوجوان لڑکیوں کے مقابلے میں
نوجوان لڑکے کم عمری میں جنسی میلاپ شروع کرتے ہیں

یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ نوجوان جنسی میلاپ کرتے وقت جنسی میلاپ کو محفوظ بنانے کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ وہ غیر محفوظ جنسی عمل کو کسی کھاتے میں نہیں لاتے ہیں۔ اس صورتحال میں لی گئی کیس اسٹڈیز ظاہر کرتی ہیں کہ لاطینی امریکہ میں جنسی میلاپ کرنے والے نوجوان جلدی سے یہ عمل کرنے لگ جاتے ہیں۔ باقی دوسرے ریجن میں یہ صورتحال بہت کم ہے۔ ان کیس اسٹڈیز سے شواہد ملے ہیں کہ 20% سے 25% لڑکیاں جورلت کولیما پیرو (ولانووا 1992) اور سان مارٹن ڈی پو ریرو (روڈرگز لے 1997) اور بیونس آئرس، ارجنٹائن (کورن بکٹ 1993) کے ہائی اسکول کے لڑکے لڑکیاں 15 سال کی عمر میں جنسی میلاپ شروع کرتے ہیں۔ جس میں 30% لڑکیاں، لیما کے ہائی اسکول کی اور 57% بیونس آئرس کے ایک ہائی اسکول کی طلبہ آفریقہ اور ایشیا میں جنسی میلاپ شروع کرتی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نوجوان خواتین کی عمریں 18-20 اور 15-20 سال نوجوان لڑکوں کی ہے۔

زیادہ تر نوجوان کا پہلا جنسی میلاپ گھر سے شروع ہوتا ہے

تمام لی گئی کیس اسٹڈیز سے یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ جنسی میلاپ کی شروعات گھر

میں ہی ہوتی ہے۔ ڈوما گیٹ سٹی فلپائن (کیڈیلینا 1998) بہت بڑی تعداد 92% شادی کی عمر والے نوجوان شنگھائی چائنا کے نوجوانوں کے جنسی عمل کی شروعات گھر سے ہوتی ہے۔

پیرو میں کی گئی سروے کے نتیجے میں آنے والے 48% نوجوان لڑکے اور لڑکیوں نے پہلا جنسی عمل گھر میں ہی کیا۔ باقی دوسری کیس اسٹڈیز سے یہ نتیجہ ملا کہ عام طور پر لڑکیاں پہلا جنسی عمل اپنے گھر سے شروع کرتی ہیں، بیونس آئرس ارجنٹائن (مینڈیز دیاز 185) کی نوجوان لڑکیوں نے جنسی عمل کی شروعات گھر سے کی جن میں 76% لڑکیوں کی تعداد اور 42% لڑکیوں کی تعداد نے یہ بات ظاہر کی۔ ہوچی منہ کے سروے سے ظاہر ہوا 63% لڑکیاں اور 38% لڑکے جنسی عمل کی شروعات گھر پر کر چکے ہیں۔

لڑکیوں کے مقابلے میں لڑکوں کو
جنسی عمل کے لئے زیادہ ساتھی ہوتے ہیں

کئی کیس اسٹڈیز سے اس بات کا تو اشارہ ملتا ہے کہ لڑکوں کے پاس جنسی عمل کے لئے ایک سے زیادہ ساتھی مل جاتے ہیں۔ لیکن ان ساتھیوں کی آپس میں جنسی عمل کے ساتھ مختلف میعاد ہوتی ہے۔ کے۔ جیسا کہ کبھی جنسی ساتھی کچھ ماہ، سال اور کئی سالوں تک ساتھ چلتے ہیں۔ مندرجہ ذیل ٹیبل یہ ظاہر کرتی ہے کہ جنسی عمل رکھنے والے نوجوان کے پاس ایک سے زیادہ جنسی ساتھی ہیں۔ جبکہ یہ ایک خاصی باہمی طرز کا معاملہ ہے۔ اور جنسی مابعدی کا نمونہ ہے

جب اس قسم کے جسمانی میلاپ کی تناسب کا جائزہ لیا جاتا ہے، تو پتہ چلتا ہے کہ جسمانی میلاپ کرنے کا عمل ایک ساتھی سے شروع ہو کر پانچ ساتھیوں تک پہنچتا ہے۔ ڈوماگیٹ سٹی کے نوجوان لڑکے جن کی عمریں کالج کے طالب علم جتنی تھیں، جن کی 4 کیس اسٹڈیز سے ظاہر ہوا کہ 6ماہ

اور ایک سال کے دوران ایک نوجوان نے کئی دفعہ جنسی میلاپ مختلف لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ کیا ہے۔ اس کی مثال نیپال کے (سرحدی شہر) سے لی گئیں آپ بیتیوں میں ملتا ہے، جن میں 25% نوجوان جنسی ساتھیوں سے جنسی میلاپ کر چکے ہیں۔

ایسے پس منظر میں نائجیریا کی یونیورسٹی کے 69% طلبہ ایک سے زیادہ جنسی ساتھی رکھ چکے ہیں۔ ان میں جنسی ساتھیوں کی تعداد 2 سے 20 تک ہے (لروائے 1996)۔ نوجوانوں میں دوستی کی معیار و معیاد کا فیصلہ اکثر و بیشتر جذبات پر ہوتا ہے۔ دوستی کے خاطر ہر انتہائی قدم اٹھانے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس ان کے جذبات پیچھے کی طرف پلٹہ کھاتے ہیں، جب دوستی میں کوئی ان بن ہو جائے۔ دیکھا جائے تو جنسی و روحانی عشق کو نوجواں زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

اس جدید سائنسی دور کی تقاضہ ہے کہ جنسی دوستی کو حقیقت کے ترازو میں تولو، کہیں آپ کا سچا اور پرخلوص دوستی کا جذبہ ایک دوسرے کی جان کو اجیرن نہ بنادے۔ اگلے صفحہ پر ٹیبل دی گئی ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ نوجوان کتنے اس معاملے میں بے صبرے ہوتے ہیں، ان کے ہاں دوست بدلنے اور کپڑے بدلنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ان کے پاس جنسی سکون کے علاوہ اور کیا مقصد ہے۔ جنسی دوستی حادثاتی طور پر ہوتی ہے یا باقاعدہ منصوبے کے تحت ہوتی ہے۔

Table: 2 نوجوان دوستوں میں کئی جنسی دوست رکھنے کے رجحانات:

دو یا دو سے زائد دوست رکھنے کی شرح فی صد:

ملک	نمونہ	مدت	عمر کی حد	شرح فیصد دو سے زائد جنسی دوست رکھنے کی		ذرائع
				عورت	مرد	
نائجیریا آیورن	یونیورسٹی کے طلبہ	12ماہ	15-24	15.91	69.82	آرلوئی, 1995
یوگینڈا کمپالا	ہائی اسکول کے طلبہ	12ماہ عمر بھر کے لئے	14-17	9.9 14	9.9 14	میتھیاس, 1993
کوریا,	9-12جماعت میں پڑھنے والے طلبہ	عمر بھر کے لئے	16-21	33	68	گاین, 1996
نیپال بارڈر ٹاؤن	سرحدی شہروں میں پناہ گیر	12ماہ 12ماہ	18-24	Ns4	27 25	تامنگ, 1999
فلپائن ڈوماگیٹ سٹی	کالج کے طلبہ	عمر بھر کے لئے	18-24	19	19	کیڈیلیا, 1998

تھائیلینڈ شمالی دیہاتی / شمال مشرق	دیہاتی گھروں کا سروے	12ماہ	15-24	06	317	امرارنختی, 1995
ارجنٹائن وفاقی دارالخلافہ چوبوٹ	نوبالغ افراد جو تولیدی صحت کے لئے اسپتال جاتے ہیں	عمر بھر کے لئے	13-19	31	76	پنٹیلارنڈ, 1991
ارجنٹائن بیونس آئیرس	ہائی اسکول کے طلبہ	6ماہ	13-19	15	43	کوبرٹ, 1993
پیرو لیما	2%لڑکیاں اور لڑکے جو رات کے کلبوں میں جاتے ہیں	عمر بھر کے لئے	10-24	8	42	ولینوا, 1992
پیرو لیما, کسکو, الکیوٹو	ہائی اسکول اور نوبالغ طلبہ کی تعداد	عمر بھر کے لئے	12-19	20-368	44-659	آلارکون اور کورنز, 1996

1۔ 3جنسی ساتھیوں کی تعداد اور 12%لڑکیوں حادثاتی طور پر جنسی زیادتی کا شکار ہو سکے۔

2۔ 28% جنسی ساتھیوں کی تعداد اور 49%لڑکے حادثاتی طور پر جنسی شکار ہوئے۔

3۔ لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد ایسی تھی جن کا ملا جلا رد عمل تھا جن کو مطالعے میں نہیں لایا گیا۔

4۔ لڑکیوں کی تعداد جو حادثاتی / اتفاقی طور پر جنسی میلاپ نہیں کیا

5۔ 71%ایسے لڑکے تھے جو اتفاقی طور پر جنسی میلاپ کر چکے

6۔ لیمہ 24%(کیس کو 20%)

7۔ ایکوٹو 36%

8۔ لیمہ 53%

9۔ کیسکو 44%اور ایکوٹو 65%

خطوط، چٹھیاں لکھنے کا رجحان

خطوط، چٹھیاں لکھنے کی شرح لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں میں کم ہے۔ اوپر دی گئی تحلیل ظاہر کرتی ہے، زندگی بھر یا لمبے عرصے تک چلنے والے دوستیاں 8% ہیں۔ لیمہ پیرو کے رات کلبوں میں اور بیونس آئرس، ارجنٹائن (میننڈیز ریاز 1995) میں 36% ہیں ایک تجزیہ لڑکوں اور لڑکیوں کی دوستی پر کیا گیا تھا۔ جس کی تحت شمال اور شمال مشرق تھائیلنڈ کے دیہاتی قصبوں میں سے ایک قصبے کی لڑکی کا کیس سامنے رکھا گیا۔ جس سے پتہ چلا کہ اس لڑکی کی دوستی ایک ہی ساتھی تک محدود رہی (امرارنختی 1995)۔ اس کے برعکس 12ماہ کے عرصے میں نائجیریا کی ایک یونیورسٹی میں ایک جنس کی دوستیاں 2-3 آدمیوں سے تھی۔ (لاروائے 1996) جبکہ ارجنٹائن میں 3-2 دوستیوں میں 12ماہ کا رشتہ ہے ایسے پس منظر میں ڈومانگیٹ سٹی میں کئی دوستیاں جنسی میلاپ کے لئے رکھی جاتی ہیں۔ (کاتھرینہ 1998)۔

نوجوان لڑکیاں جنسی میلاپ میں سست لڑکے کے ساتھ استوار کرنے کو ترجیح دیتی ہیں

جنسی میلاپ کے لئے دوستیاں جو کہ پہلی دفعہ جنسی میلاپ سے شروع ہوئیں۔ ان میں لڑکے اور لڑکیوں کی کیس اسٹڈی کرتے وقت مختلف طریقے اپنائے گئے تھے۔ جو کہ ٹیبل نمبر 3 میں واضح کئے گئے ہیں۔ آٹھ کیس اسٹڈیز میں سے 6 کیس اسٹڈیز میں یہ ظاہر ہوا ہے کہ جن کے اعداد و شمار بھی موجود ہیں کہ 80% لڑکیاں اپنے ان دوست لڑکوں کے ساتھ جنسی میلاپ کو ترجیح دیتی ہیں جو جنسی عمل میں دیر کرتا ہو۔ ایسے لڑکے لڑکیوں کے ذہن میں ان کے دلربا ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس کچھ لڑکوں نے جنسی عمل ایسی لڑکیوں سے کیا جو جنسی میلاپ میں دیر کرتی تھیں۔ کچھ نے اپنا جنسی میلاپ کی شروعات سیکس ورکرز کے ساتھ کی۔ نیپال میں یہ صورتحال کسی خطرے کے گھنٹی سے کم نہیں ہے۔ کہ ان کے 82% ایسے نوجوان ہیں جو سرحدی شہروں میں سیکس ورکر کے ساتھ جنسی میلاپ کرتے ہیں۔

نوجوان لڑکوں میں جہاں زیادہ جنسی دوستیاں رکھنے کا رجحان ہوتا ہے، وہاں پر ایک گرل فرینڈ اور ایک سیکس ورکر کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کا رجحان نہیں ہے۔ شمال اور شمال مشرق تھائیلنڈ کے دیہات میں نوجوانوں کے ساتھ مل کر تحقیق کی گئی۔ جس سے ظاہر ہوا کہ 16% لڑکے لڑکیاں اپنے مستقل پارٹنر کے ساتھ جنسی تعلقات روا رکھے ہوئے ہیں۔ جبکہ اس کے ساتھ کسی سیکس ورکر، کسی لڑکی یا دوست کے ساتھ بھی جنسی دوستی چل رہی ہوتی ہے۔ ہم جنسی پرستی عام نہیں ہے ساتھ 12 ماہ سے جنسی دوستی جاری ہوتی ہے (امر اخشی 1995:-

ہم جنس پرستی کا رجحان

کچھ ایسی کیس اسٹڈیز بھی کی گئیں جن کا محور ہم جنس پرستی تھا۔ کیوں کہ نوجواں اپنے جنسی اعضاء کے بارے میں تجسس میں رہتا ہے۔ خاص کر کے ان معاشروں میں جہاں نوجوان کی زندگی انتہائی نگہداشت میں گذرتی ہے، اس کی حرکات کو تحت نظر میں رکھا جاتا ہے۔ جہاں نوجوان کو اچھا رفیق نہیں ملتا ہے، تو وہ ایسی صحبت کا شکار ہوجاتا ہے جہاں سے فتق جنسی رویے پنپنے شروع ہوجاتے ہیں، جن میں ایک ہم جنس پرستی کی عادت بھی پڑ جاتی ہے۔

ہم خاص طور پر ایسی کیس اسٹڈیز کے نتائج کا مطالعہ کریں گے جو خاص طور پہ منتخب کئے گئے علاقوں، جیسے لاطینی امریکہ کے سیکس ورکرز مرد اور خصوصی لوگ (جو کہ جنسی طور پر منتقل کئے گئے انفیکشن سے متاثر تھے۔ ایسے کاموں میں ایسی کوئی بھی کوشش نہیں کی گئی تھی۔ جس کا مقصد ہم جنسی پرستی کے بارے میں معلومات لینا ہوں، بلکہ کچھ کیسوں میں اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اس سلسلے میں پیرو میں کی گئی کیس اسٹڈیز کی ظاہر کردہ نشاندہی کی شرح 12% اسکول جانے کی عمر کے نوجوان جو کہ لیمہ کیسکو اور اکوئٹو سے تعلق رکھتے تھے۔ واضح کیا ہے انہیں ہم جنسی پرستی کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہے۔ لیمہ کے ایک شہر کے رات کے کلب میں جانے والے 24-10 سال کے نوجوان ہم جنسی پرستی پائی گئی۔ موزمبیق کے 13% مرد جو 19-12 کے درمیان تھے۔ ڈوما گیٹ سٹی فلپائن کے 6% یونیورسٹی لیول کے طلبہ میں بھی ہم جنس پرستی پائی گئی۔

ان کیس اسٹڈیز میں دو ایسی تھیں کہ جن میں خواتین میں ہم جنسی پرستی کے بارے میں جاننے کا مقصد تھا۔ لیمہ کے شہری علاقوں کے 19-13 سالہ لڑکیوں سے رابطے کئے گئے۔ 1% لڑکیوں نے ہم جنسی پرستی کا اقرار کیا (لاورکان دور گونزال 1996) جب کہ ڈوما گیٹ سٹی فلپائن کے 14% نے پہلے جنسی میلاپ جو کہ انہوں نے جنس کے ساتھ کیا تھا اس کا اقرار کیا (اقدینہ 1998)

Table 3 جنسی دوست جنہوں نے حال ہی میں جنسی عمل کی شروعات کی

ملک	نمونہ	عمر کی حد	عورت			مرد		ذرائع
			دوست اتفاقیہ ملاقات جس میں جنسی عمل کی شروعات کی %	منگیتر/دوست لڑکا جس سے جنسی عمل کی شروعات کی %	عصمت فروش لڑکیوں کی شرح جو حال ہی میں جنسی عمل ہوئی ہیں %	دوست اتفاقیہ ملاقات جس میں جنسی عمل کی شروعات کی %	منگیتر/دوست لڑکی جس سے جنسی عمل کی شروعات کی %	
نائجیریا الورین	یونیورسٹی کے طلبہ	15-24	12	85	23	49	31	آرونی, 1995

ریپبلک آف کوریا ایکسپورٹ پروموشن زون	لڑکیاں جو صنعتی سیکٹر میں کام کرتی ہیں	19-29	27	73	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	کوتا کھوان, 1994
ریپبلک آف کوریا سول	غیر شادی شدہ یونیورسٹی کے طلبہ	15-29	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	43	11	46	جونگ نوعلم, 1995
نیپال سرحدی شہر	باشندہ مرد اور غیر باشندہ مرد	<25 <25	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	33 82	62 18		تمانگ, 1999
فلپائن ڈوماگیٹ سٹی	کالج کے طلبہ	18-24	17	65	17	19	58	کیڈلیما, 1998

تھائی لینڈ شمال/شمال مشرق	دیہاتی گھروں کی سروے	15-24	0	100	46	24	30	اسرارتختی, 1994
تھائی لینڈ شانگ ماء	شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کارخانوں میں کام کرنے والی	13-25	6	94	50	37	13	رگپاؤ, 1997
ویتنام ھنوئی اور ھوچی منہ	کالج کے طلبہ	17-24	0	100	34	3	63	وو کوئی نان, 1996

ارجنٹائن بیونس آئرس	ہائی اسکول کے طلبہ	13-19	2	97	42	11	47	مینڈیز ریباز, 1995
پیرو لیما, کسکو, ایکیوٹو	ہائی اسکول کے طلبہ اور نوبالغ	13-19	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	19-55	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	آلاروکون اور کوئز ایلیس, 1996
پیرو سان مارٹن ڈیووز	رات کے کلب میں جانے والی لڑکیاں	10-19	زیر مطالعہ نہیں آیا	87	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	راڈ رگز لے, 1997

غیر محفوظ جنسی عمل کو شراب کے استعمال سے جوڑا گیا

اس پس منظر میں کئی کیس اسٹڈیز کی گئیں جن کی اکثریت ایشیا کے نوجوانوں کی آپ بیتی کہانیوں کی تھی۔ ان تمام کیس اسٹڈیز میں یا دوستی لڑکے/لڑکی کے ساتھ ہو۔ لیکن اس میں شراب کا استعمال اس کو غیر محفوظ بنا دیتا ہے۔ ان کیس اسٹڈیز میں زیر مطالعہ آنے والے نوجوانوں کا کہنا تھا کہ شراب کا استعمال معاشرتی و جنسی طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت کو کم کر دیتا ہے اور جنسی عمل کو غیر محفوظ بنا دیتا ہے۔ ہنوئی اور ہوچی منہ کے 62% سے 70% لڑکے اور لڑکیوں کا

خیال تھا کہ شراب حادثاتی طور پر جنسی عمل سرزد کروا دیتا ہے۔نیپال کے سرحدی علاقوں کے وہ لوگ جو الکوحل استعمال کرتے ہیں۔وہ چار دفعہ زیادہ حادثاتی جنسی میلاپ کا شکار ہو سکتے ہیں۔اس قسم کے کیس شمال اور شمال مشرق تھائیلنڈ کے دیہاتی لڑکوں سے بھی کیے گئے (امر ابخشی 1999)۔بنا نگ مائی کے کارخانوں میں کام کرنے والے نوجوانوں سے بھی کیے گئے۔سول جنوبی کوریا یونیورسٹی کے طلبہ سے بھی کیے گئے جیسے جولبد ہندہ نے بتایا کہ شراب کا استعمال جنسی میلاپ کے لیے کیا جاتا ہے۔59% تھائیلنڈ کے دیہاتی لڑکے سیکس میں غیر محفوظ جنسی عمل کا سبب شراب کے استعمال کو قرار دے دیا گیا تھا۔یہ جنسی عمل خواہ سیکس ورکر کے سا ورکرز کے ساتھ جنسی میلاپ کرتے وقت شراب پیتے ہیں۔79% کالج کے طلبہ نے بتایا کہ وہ شراب پینے کے بعد جنسی میلاپ کرنے کی وجہ سے جنسی بیماریوں کے شکار ہوتے ہیں۔پہلی دفعہ جنسی میلاپ کرتے وقت حمل کے طریقوں کا استعمال نہیں کیا جاتا لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیاں کم توجہ دیتی ہیں۔عمل حقیقی تب ہوتا ہے جب کوئی مانع حمل کے طریقے استعمال نہ کیے گئے ہوں ان کے الفاظ تھے۔جب آپ جنسی میلاپ کی کشتی میں سواری کرتے ہو،اس وقت کچھ نہیں سوچتے۔مگر بعد میں ہم کو افسوس ہوتا ہے۔

باب سوئم:

جنسی عمل کے دوران مانع حمل کا رجحان

جب بچے جوان ہوتے ہیں تو ان میں جسمانی تبدیلیوں کے علاوہ ان میں ذہنی اور جذباتی تبدیلیاں ظاہر ہوتی ہیں۔عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ نوجوان کو کسی کے ساتھ جنسی فعل کی خواہش اور جوش بڑھ جاتا ہے۔ان کو اپنے جسم اور شکل وشباہت کی فکر لگ جاتی ہے۔عمر کے اس حصے میں نوجوان کو اچھے فیصلے کرنے کی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔نوجوانوں کے لیے یہ بھی سیکھنا لازمی ہو جاتا ہے کہ وہ کس طرح صبر کا مظاہرہ کریں اور کسی بھی صورت میں جلد بازی نہ کریں۔سوچ سمجھ کر بہتر فیصلہ کریں، تا کہ اچھی صحت مند زندگی گزار سکیں۔نوجوانوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ جسموں کی شکل اور سائز کو تبدیل نہیں کر سکتے، بلکہ وہ اچھی جنسی عادت سے اچھی شخصیت کی تعمیر کر سکتے ہیں۔اچھی عادت کے لوگ پرکشش اور قابل قدر ہوتے ہیں۔نوجوان اپنی اچھی عادت سے جنسی وتولیدی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔جب معاملہ جنسی ملاپ کا ہو تو نوجوان کو احتیاط سے اس عمل سے گزرنا چاہیے احتیاط برتنے کی کافی وجوہات ہیں۔

پہلی:۔ اگر ہم بچاؤ کا طریقہ اپنائے بغیر جنسی فعل کریں تو ہم بچے پیدا کر سکتے ہیں۔ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں اس وقت بچوں کی ضرورت ہے یا نہیں؟ معاشی اور سماجی طور پر اگر ہم بچوں کو پیدا کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں تو بچہ اور ہم خود بھی مشکلات میں گھر جائیں گے۔

دوسری:۔ حفاظتی اقدام کے بغیر جنسی عمل کے ذریعے ہمیں جنسی بیماریاں لگ سکتی ہیں۔یہ بیماریاں ہمارے جسم کو نقصان پہنچائیں گی اور ہمیں شرمندگی ہوگی۔

تیسری:۔ ہمارے جسم ہمارے اپنے ہیں لہذا ان کی حفاظت کی جائے۔صرف شریک حیات کے ساتھ ہی جنسی عمل محفوظ اور صحت مند زندگی کا ضامن ہے۔مزید یہ کہ ہمیں اپنے جسموں کو ہیروئن، کوکین اور چرس جیسی منشیات سے نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔بس اپنے جسموں سے متعلق غور وفکر کریں اور اچھے فیصلے کریں۔

ٹیبل نمبر 4 میں نوجوانوں کو مانع حمل کے طریقوں پر عمل کرنے کی صورتحال پیش کی گئی ہے۔

Table 4

پہلے جنسی میلاپ میں نوبالغ لڑکے اور لڑکیوں کا مانع حمل کے طریقوں پر عمل

ملک	نمونہ	عمریں		مانع حمل کے طریقوں کا استعمال		استعمال کیا گیا طریقہ: غبارہ		استعمال کیا گیا طریقہ: قدرتی	ذرائع
		عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد		
چائنا شنگھائی	جن لڑکیوں کی شادی ہونے والی تھی ان کا ہسپتالوں میں جسمانی صحت کے لئے آنا	15-29	22	زیر مطالعہ نہیں آیا	43	زیر مطالعہ نہیں آیا	40	زیر مطالعہ نہیں آیا	گانگ 1998
کوریا، ریپبلک آف ایکسپورٹ پروسیسنگ زون	عورتیں جو صنعتی یونٹوں میں کام کرتی ہیں	19-29	8	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	کونانے ہون 1994

کوریا ریپبلک آف سول	یونیورسٹی کے غیر شادی شدہ طلبہ	15-29	زیر مطالعہ نہیں آیا	314	زیر مطالعہ نہیں آیا	71	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	جنگ سان لم، 1995
فلپائن ڈوماگیٹی	یونیورسٹی کے طلبہ	18-24	59	51	25-5	29 - 6	75	71	کینڈلیا، 1998
تھائی لینڈ چیانگ مائی	کارخانوں میں کام کرنے والے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ	13-25	موجود نہیں	38-7	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	رگپائی 1997
تھائی لینڈ شمال/شمال مشرق	مضافاتی گھروں کی سروے	15-19	of 112	70-8	1 of 2	77	1 of 2	4	اسارامکا کی 1995
ویتنام ہنوئی، ہوچی منہ سٹی	کالج کے طلبہ	17-24	32	28	14	52	86	48	وو کیغان، 1996

ارجنٹینا، بیونس آئرس	ہائی اسکول کے آخری تین میں پڑھنے والے طلبہ	13-19	90-9	89 10	73	89	39	16	مینڈیز ریبان 1995
کیوبا، ہوانا، متنزاس، پنارڈیل ریو	عورتوں کے تعدد جو حمل ضائع کرنے یا زچگی کے لیے اسپتال جاتی ہیں	12-19	20	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	لوپیز، 1997
میکسیکو میکسیکو سٹی	کم آمدنی والے نوبالغ جو اسپتال جاتی ہیں / پہلی دفعہ حاملہ ہیں یا پہلی دفعہ حمل ضائع کرا چکی ہیں	<20	2	موجود نہیں	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	ایکر-سنفیلڈ، 1994

پیرو لیما کسکو، ایکیٹوں	ہائی اسکول کے طلبہ اور اسکول سے باہر نوبالغ	13-19	1745 11	موجود نہیں	موجود نہیں	موجود نہیں	32-14 12	موجود نہیں	آلا رکون اور گوز ایلس، 1996

1۔ خارج ہوا

2۔ زیر مطالعہ نہیں آئے۔

3۔ موجود نہیں۔

4۔ 1% گرل فرینڈ کے ساتھ 33%، اتفاقی ساتھی کے ساتھ، 37% (35% کنڈوم) سیکس ورکر کے ساتھ۔

5۔ 10% کنڈوم کا استعمال اور قدرتی طریقوں کا استعمال۔

6۔ اگر سیکس ورکر جنسی ساتھی تھا تو 54% کنڈوم استعمال کیا گیا اور دوسرے کیسز میں 20%۔

7۔ پہلی دفعہ جنسی میلاپ کرتے وقت مانع حمل کے طریقے 76% استعمال کیے گئے جب جنسی ساتھ سیکس ورکر تھا۔

8۔ دوسری صورتحال میں 38% جب کوئی اتفاقی ساتھی تھا اس کے برعکس گرل فرینڈ کے ساتھ 34% نے مانع حمل کے طریقے استعمال کیے۔

9۔ دوسرے طریقوں کا استعمال پہلے جنسی میلاپ کے عمل میں 7% نے گولیاں وغیرہ استعمال کیں اور دوسرے طریقے استعمال کیے۔

مندرجہ بالا صورتحال میں لیمہ 17%، کسی کو 45 اور اکوئٹو 31%، گولیاں وغیرہ استعمال کیں۔ سر امری شرح لیمہ 44% کیس کو 38%، اکوئٹو 32% یہ بات مشاہدے میں آئی کہ کنڈوم کا استعمال کبھی ہوتا ہے تو کبھی نہیں ہوتا۔ عام طور پر یہ بات ایک پختہ عقیدہ کی صورت میں سامنے آئی کہ مستقل دوستی یا شادی شدہ جوڑوں کو کنڈوم استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر جو کیس اسٹڈیز بیونس آئرس ارجنٹینا میں (گنگنا 1996) میں لیں اور سول کوریا میں (جانگ وون لم 1999) میں لیں یا شانگ ماءِ تھائیلنڈ کی فیکٹری میں کام کرنے والے نوجوانوں سے لی گئیں۔ ان تمام کیس اسٹڈیز میں شواہد نہیں ملے کہ وہ مستقل طور پر جنسی میلاپ کرتے وقت مانع حمل کے کوئی طریقے استعمال کرتے ہیں۔ خواہ وہ جنسی عمل سیکس ورکر، اتفاقی ساتھی یا مستقل ساتھی سے کیوں نہ ہو۔ پیرو کی کیس اسٹڈیز سے پتہ چلا کہ 21% لڑکوں نے جنسی میلاپ کرتے وقت کوئی محفوظ طریقہ اپنایا تھا اور 41% نے کوئی بھی طریقہ استعمال نہیں کیا۔ اسی طرح شانگ ماءِ تھائیلنڈ کی فیکٹری ورکر نے ظاہر کیا 23% لڑکے اور 16% لڑکیوں نے بتایا۔

30% اور 16% لڑکوں نے کہ وہ مستقل طور پر سیکس ورکرز کے ساتھ جنسی میلاپ کرتے وقت کنڈوم کا استعمال کرتے ہیں۔ جب ہم مستقل طور پر ہم ایک سیکس ورکرز کے ساتھ ملتے ہیں۔ 16% کا کہنا تھا کہ وہ عارضی طور پر کنڈوم کا استعمال کرتے ہیں۔ 57% نے کہا وہ استعمال نہیں کرتے یا کبھی کبھار استعمال کنڈوم استعمال کرتے ہیں۔ جب وہ کسی مستقل دوست کے ساتھ جنسی میلاپ کرتے ہیں۔ جسمانی طور پر سرگرم نوجوان جسمانی میلاپ میں روایتی طریقوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ مثلاً اندر خارج ہوں۔ کچھ کیس اسٹڈیز سے ظاہر ہوا ہے کہ کنڈوم کے استعمال کے متعلق زبردست آگاہی دینے کے باوجود کنڈوم کا استعمال مستقل نہیں ہے۔ ایسی کیس اسٹڈیز نائجیریا سے لی گئیں، جہاں پر لوگ 90% کنڈوم کے استعمال سے واقف تھے لیکن 19% سرگرم جنسی عمل میں خواتین اور 43% مرد کنڈوم کا استعمال کرتے ہیں سان مارٹن ڈی پور پیرو میں (راڈرگز لے 1997) 23%

لوگوں کی تعداد کنڈوم کے استعمال سے واقف تھی لیکن 1% لوگ کنڈوم استعمال کر رہے تھے۔

جب مانع حمل کی بات کی جاتی ہے تو لوگ قدرتی طریقوں پر زیادہ یقین رکھتے ہیں۔ خارج ہونا اور بیضہ دانی خارج ہونا عام جام رپورٹ ہے۔ ڈوما گیٹ شہر کی یونیورسٹی کے طلبہ نے کہا وہ آدھے سے زیادہ قدرتی طریقوں پہ انحصار کرتی ہیں۔ کوریا کے صنعتی زون میں کام کرنے والی لڑکیوں / خواتین کا کہنا ہے آدھی سے زیادہ خواتین بھی قدرتی طریقوں پر اعتبار رکھتی ہیں۔ نائجیریا کے 44% مرد اور 27% لڑکیاں بھی قدرتی طریقوں کو فوقیت دیتی ہیں۔

جنسی زیادتی

1۔ جنسی طور سرگرم نوجوان روایتی طریقوں پر خارج ہونا بیضہ دانی کے قریب خارج ہونا پسند کرتے ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ رضامندی کے ساتھ جنسی میلاپ کرنے کے عمل کے متعلق کھوج لگانا ایک حساس اور مشکل کام ہے۔ یہ بات نوجوانوں کے لئے بھی حساس نوعیت کی ہے کہ نوجوانی کی عمر ہی خاص عمر کا وہ حصہ ہے، جہاں بغیر رضامندی کے ساتھ زبردستی جنسی میلاپ کرنے کا رجحان ہوتا ہے۔ جبکہ ریسرچ کے دوران کوئی ایسا موضوع بھی نہیں تھا۔ جس سے دیکھا جائے کہ تشدد کے ذریعے جنسی میلاپ کرنے کی یہ شرح ہے۔ لیکن کچھ کیس اسٹڈیز میں یہ جانچنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جنسی رویہ اور اسقاط حمل دو ایسی باتیں ہیں جن پر بحث و مباحثہ کیا جائے تو پتہ چل سکتا ہے کہ تشدد آمیز جنسی تعلقات ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر جنسی میلاپ مرضی سے نہیں ہو رہا ہے، اگر جنسی میلاپ کرنے والے جوڑے کی عمروں میں زیادہ فرق ہے۔ تو یہ غیر وابستہ اشارے ہیں جن سے دیکھا جا سکتا ہے کہ جنسی عمل رضامندی سے نہیں ہوا۔ دوسرے کیسز میں زنا بالجبر یا پیسوں یا گفٹ کی بدولت جنسی میلاپ کرنے کا مطلب رضامندی سے جنسی میلاپ نہ ہوا۔

13 کیس اسٹڈیز مندرجہ بالا باتوں کو جاننے کے لئے زیر مطالعہ آئیں۔ جن میں وہ لوگ

جو حال ہی جنسی میلاپ کے عمل میں شامل ہوئے ہیں۔ وہ زور زبردستی کی بناء پر جنسی عمل میں شامل ہوئے۔ 9 کیس اسٹڈیز ایسی تھیں جو اسکول جانے والے، اسکول نہ جانے والے، کارخانوں میں کام کرنے والے، صحت کے مراکز پر جانے والے اور گھر میں کام کرنے والے لوگ شامل تھے۔ باقی 4 کیس اسٹڈیز میں نوبالغ حاملہ لڑکی جو کہ غیر مطلوبہ حمل ضائع ہو گیا جن کی حال ہی میں زچگی ہوئی (میزکاکل 1992,1999) بونسا 1989، اگھسن فیلڈ 1994 آسٹن 1996، ان کو تحقیق کاروں کی کھوج ٹیبل 6 میں دی گئی ہے۔ جو اس بات کو بالکل ختم کر دیتی ہے کہ جنسی میلاپ کے دوران تمام لڑکیاں راضی ہوتی ہیں۔ جبکہ تمام کیس اسٹڈیز میں خاصا فرق ہے 5% اور 15% لڑکیوں کا کہنا تھا وہ زبردستی جنسی میلاپ کا شکار ہوئی ہیں۔ کافی کیس اسٹڈیز میں اس بات کو واضح کرنے کے لئے بہت زیادہ اعداد و شمار ہیں۔ یوسیوانہ کے 21% نوبالغ اسکول جانے اور نہ جانے والے نوجوان بغیر رضامندی سے جنسی عمل میں شامل ہوئے۔ لیمہ کس کو، ایکوٹو پیرو 20% ہائی اسکول جانے والے بچے 41% لڑکیاں جو رات کو کلبوں میں جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ کوریا کے ایکسپورٹ زون میں کام کرنے والی خواتین کے 9% نے بتایا کہ ان کی پہلی جنسی میلاپ زبردستی یا بغیر رضامندی سے ہوا۔ ان کا کہنا تھا کچھ فیکٹری کے سپروائیزر کی جنسی ہوس کا نشانہ بنیں۔

کچھ کیس اسٹڈیز جو فیلا بلفپائن کی غیر شادی شدہ عورتوں کے بارے میں ہے جو کہ حاملہ ہو چکی تھیں کچھ کے ساتھ زنا ہوا اور کچھ نشے کے خاطر پیسوں کے عوض جنسی میلاپ کرتی تھیں۔ شمالی اور شمال مشرق تھائیلینڈ کی عورتوں میں 11% ایسی خواتین تھیں جو جنسی طور پر سرگرم تھیں اور ان کا کہنا تھا کہ وہ جنسی میلاپ میں ان کے ساتھی کی طرف سے دباؤ میں آکر زبردستی شکار ہوئیں (امر ارجنتی 1995) 5 میں سے 1 اسکول جانے اور نہ جانے والی لڑکی کا کہنا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پیسے یا گفٹ ملیں اور جسمانی عمل کے لئے وہ راضی نہ ہوں دوسری کیس اسٹڈیز کے مطابق 28% ایسی خواتین کی تعداد ہے جو حمل ضائع ہونے کے بعد سخت قسم کے مسائل کا شکار ہو جاتی ہیں۔ حمل کے ضائع ہونے

کے بعد وہ اپنے سے 25 سال بڑے مردوں سے دوبارہ حاملہ ہوئیں۔ جس سے اس کیس اسٹڈیز کا تجزیہ نگار ہوتا ہے کہ یہ بھی ایک تشدد آمیز جنسی عمل کی بھیانک شکل ہے۔ ان اسٹڈیز میں تشدد سے بھرا جنسی عمل کرنے والوں میں بڑے مرد، اساتذہ، پولیس والے، مذہبی رہنما اور فیکٹری کے سپروائیزر تھے۔ کچھ کیس اسٹڈیز سے ظاہر ہوا ہے کہ مرد، مرد کے ساتھ اور عورت عورت کے ساتھ تشدد آمیز جنسی میلاپ کرتے ہیں ایسے کیسز 13 میں 5 سے ان رپورٹ سے ظاہر ہوا ہے کہ 7% نوجوان نہ چاہتے ہوئے بھی جنسی عمل کرتے تھے وہ پہلی دفعہ جنسی عمل میں شامل ہوئے۔

Table 5

رائج مانع حمل کے طریقے

ملک	نمونہ	عمر کی حد	مانع حمل کے طریقے طریقے استعمال کرنے کی شرح		مانع حمل کے طریقوں کے استعمال کے نمونہ				مسلسل مانع حمل کے طریقے استعمال کرنے کی شرح		ذرائع
			عورت	مرد	عورت کنوارہ	عورت قدرتی	مرد کنوارہ	مرد قدرتی	عورت	مرد	
بوٹسوانا، سیلاتب، پچکوی، ماحالاپائی، کانگ	اسکول کے اندر اور اسکول سے باہر لڑکیاں	13-19	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	33	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	66	زیر مطالعہ نہیں آیا	لگوسیڈ بلسٹی، 1997

کینیا، نائیروبی نوماہے	ہائی اسکول کے طلبہ	1221 شہری دیہاتی	موجود نہیں	موجود نہیں	16 57	زیر مطالعہ نہیں آیا	35 73	زیر مطالعہ نہیں آیا	10 39	29 57	نیاموگو، 1995
نائجیریا آیورن	یونیورسٹی کے طلبہ	1524	81	72	19	44	43	27	31	76	آراکوبی، 1996
یوگینڈا کامپالا	ہائی اسکول کے طلبہ	1417	52	52	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	میھیاس، 1993

چائنا شنگھائی اوردو دیہاتی کاؤنٹیز	حاملہ کنواری لڑکیاں جو حمل ضائع کرنے کے لیے اسپتال جاتی ہیں	1824	27	زیر مطالعہ نہیں آیا	13	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	6	زیر مطالعہ نہیں آیا	وانگ، 1997
کوریا ریپبلک آف ایکسپورٹ پروموشن زون	لڑکیاں جو صنعتی یونٹوں میں کام کرتی ہیں	1829	21	زیر مطالعہ نہیں آیا	25	12	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	کوتاکجوان، 1994

کوریا ریپبلک آف سول	یونیورسٹی کے مرد طلبہ	15-29	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	35	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	جونگ تان لم، 1995
نیپال سرحدی شہر	مستقل رہائش پذیر اور عارضی رہائش پذیر	<25	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	زیر مطالعہ نہیں آیا	35	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	موجود نہیں	تمنگ 1999
فلپائن ڈوماگیٹ سٹی	کالج کے طلبہ	18-24	69	69	32	37	34	35	56	53	کیڈیلینا، 1998
ویتنام ھنوئی، ھوچی منھ	کالج کے طلبہ	17-24	1	9	موجود نہیں	موجود نہیں	موجود نہیں	موجود نہیں	موجود نہیں	موجود نہیں	وہ کیونہا، 1996

ارجنٹینا بیونس آئرس	ثانوی اسکول میں آخری تین سال کے طلبہ	13-19	97	96	90	58	93	42	62	79	میینڈز، 1995
چلی	شہری، چار ریجن	<20 13	موجود نہیں	موجود نہیں	23	موجود نہیں	23	2-6	12	12	کلاٹنیک، 1994
پیرو لیما، کسکو، اکیوٹس	ثانوی اسکول کے طلبہ اور اسکول سے باہر نابالغ	13-19	22-53	30-41	14-40	4-11	23	2-6	موجود نہیں	موجود نہیں	آلارکون اور کوزالیز، 1996

پیرو سین مارٹن ڈی پوریس	نوجوان جو راتوں کو کلبوں میں جاتے ہیں	1024	8 14	37	0	4	30	6	موجود نہیں	موجود نہیں	ولاثو ایوا 1992
پیرو لیمبیے ایکو	14 اضلاع میں کی گئے گھروں کی سروے	1219	32	45	4-15	موجود نہیں	11 1	موجود نہیں	10	13	کیمیر یلس، 1995

مانع حمل پر عمل کرنے کی صورتحال

اس عمل سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کی گئی ہیں:

1۔ خارج ہونے کی قدرتی ذرائع

2 NA۔ موجود نہیں۔

3 NS. ۔زیر مطالعہ نہیں آئے۔

4۔ اسکول نہ جانے والے نوجوان کی تعداد سب سے زیادہ ہے جو کہ 53% اور 25% اسکول جانے والوں مگر مستقل طور پر 76% اسکول جانے والے اور 58% اسکول سے باہر۔

5 خواتین:۔ دوسرے طریقے 11%، دوسرے 3% جو سیکس ورک میں ہیں 86%، اتفاقی طور پر جنسی میلاپ کرنے والے 30% اور مستقل طور پر دوست کے ساتھ 37%۔

6۔ مرد:۔ دوسرے طریقے 17% سیکس ورکرز کے ساتھ 86% اتفاقی دوست کے ساتھ 81%

7۔ مرد اور عورتوں کو ملا کر

8. 13-17 نے ولی دوائیں مانع حمل کے لیئے 8%، 1%- دوسرے طریقے 1%۔

9۔ سیکس ورکرز کے ساتھ 48% گرل فرینڈ کے ساتھ 26% اتفاقی دوست کے ساتھ 23%۔

10۔ اتفاقیہ جنسی میلاپ۔

11۔ 15% خواتین نے کہا کہ وہ کنڈوم استعمال کرتی ہیں۔

12 .12-19% ۔ مردوں نے کہا کہ وہ کنڈوم استعمال کرتے ہیں۔

جو اسٹڈی کی گئی تھی وہ 10-15 تک کی تھی۔ادھر ان کو نوجوان بتایا گیا ہے۔اس میں لڑکے اور لڑکیاں شامل ہیں۔

14۔ سب کے سب مانع حمل کی گولیاں کھاتی ہیں۔

15. انہوں نے تین جنسی میلاپ کے دوران کنڈوم کا کیا ہے۔

Table 6.

جنسی زیادتی کا شکار ہونے والے

ملک	نمونہ	عمریں	پوچھا گیا سوال	جنسی زیادتی کی شرح% عورتیں	مرد	ذرائع
یوگنڈا سیکی، پھوی، مسالاوالی کانگ	اسکول میں اور باہر لڑکیاں	13-19	کبھی زبردستی جنسی عمل کیا گیا	21 اسکول:20 اسکول سے باہر:21	زیر مطالعہ نہیں آیا	کوگیڈنسٹ، 1997
تنزانیا دارالسلام	حمل ضائع ہونے کے بعد اسپتال میں داخل مریض	14-19	45یا اس سے بڑی عمر والے جنسی ساتھی سے حمل کروانا	28	زیر مطالعہ نہیں آیا	میٹنگی 1992-99،
کوریا ایکسپورٹ پروموشن زون	ایکسپورٹ پروموشن زون میں کام کرنے والی لڑکیاں	19-29	جنسی ساتھی کے ساتھ پہلا جنسی عمل	کالج: 9 دوسری: 3	زیر مطالعہ نہیں آیا	کوتاکوان 1994،
فلپائن منیلا	پہلی دفعہ ماں بننے والی شادی شدہ اور غیر شادی شدہ لڑکیاں	15-24	حمل ٹھہرنے کے اسباب	زنا: 6 منشیات کا استعمال: 7	زیر مطالعہ نہیں آیا	یونشا، 1989
فلپائن ڈوماگیٹ سٹی	کالج کے طلبہ	15-24	پہلا جنسی ساتھی	زنا: 2 چچوں کے عزیزوں: 10	زیر مطالعہ نہیں آیا	کینڈیلیا، 1998
تھائی لینڈ شمال/شمال مشرق	دیہاتی گھروں کا سروے	15-24	جنسی عمل میں شامل ہونے کی وجہ زبردستی/دباؤ کے تحت	27-3	زبردستی یا دباؤ کے تحت: 10	اسارا بکھدی، 1995
ارجنٹائن چبوٹ	نوبالغ تولیدی صحت کے لیے اسپتالوں میں	13-19	جنسی عمل میں شامل ہونے کی وجہ زبردستی/دباؤ کے تحت پہلی دفع	5	0	پنٹیلاکس، 1991
ارجنٹائن بیونس آئرس	ہائی اسکول کے طلبہ	14-20	جنسی عمل میں شامل ہونے کی وجہ زبردستی/دباؤ کے تحت پہلے دفع	زنا: 2 ساتھی کے اصرار پر: 3	زنا: 0 ساتھی کے اصرار پر: 3	مینڈیز ریباز، 1995

باب چہارم:

غیر محفوظ جنسی عمل کے نتائج۔

میکسیکو میکسیکو سٹی	پہلی دفعہ حاملہ ہونے والی کم آمدنی والی لڑکیاں یا جنہوں نے پہلی دفعہ حمل ضائع کیا ہے	<20	فوکل گروپ ڈسکشن FGD	ایک شرکاء کے ساتھ پیش آنے والے زنا کے واقعے کی تفصیلات معلوم ہوئی	زیر مطالعہ نہیں آیا	ازفیلڈ، 1994
پاناما میٹروپولیٹیا اور سان میگولیٹو میلچورینی	پہلی مرتبہ حاملہ لڑکیاں جو علاج کے لیے اسپتال جاتی ہیں	<20	زنا کے نتیجے میں حمل	1 <17:3	زیر مطالعہ نہیں آیا	آسٹن، 1996
پیرو لیما، کسکو، ایکیوٹو	ہائی اسکول میں جانے اور نہ جانے والے بالغ	13-19	پہلا جنسی عمل زبردستی	2-20	3-7	آلارکورن اور گونزیلز، 1996
پیرو سان مارٹن دی پورس	رات کے کلب میں جانے والی لڑکیاں	10-19	پہلا جنسی عمل زبردستی	18	زیر مطالعہ نہیں آیا	راؤزگز کے، 1997
پیرو لیما	رات کے کلب میں جانے والے نوجوان	10-24	پہلا جنسی عمل زبردستی	41	2	ویلطوا، 1992

جنسی میلاپ کے ذریعے منتقل ہونے والے انفیکشن میں خاطر خواہ نوجوانوں کی تعداد تھی۔ جو کہ تمام جنسی طور پر منتقل ہونے والے انفیکشن کے نتیجے میں پیدا ہوئے تھے۔ آٹھ کیس اسٹڈیز میں ایسے نمونے حاصل کیے گئے، ان کے لئے بڑے بڑے کارخانوں، آبادی والے علاقوں اور درسگاہوں کو چنا گیا۔۔ ٹیبل نمبر 7 سے واضح ہوتا ہے۔ جنسی طور پر منتقل ہونے والے انفیکشن میں ایسے لوگوں کی اکثریت ہے۔ صرف ماٹجریا کی یونیورسٹی کے طلبہ کو دیکھا گیا۔ کہ ان میں علاج کرانے کی سمجھ اور نیت ہے۔ اس صورتحال میں یونیورسٹی کی طلبہ کی 10 طلبہ کا ویجنیل ڈسچارج کے عمل سے گزر چکے تھے۔۔ 4% کو سخت درد رہا ان میں سے 89% نے علاج کروایا۔ اس کے مقابلے میں تمام مردوں کو درد کی شکایت تھی انہوں نے 17% نے علاج کروایا اور اپنے طور پر دوائیں لیں۔

غیر مطلوبہ حمل

خواتین کی ایک بڑی تعداد یعنی 10% سے 40% حمل نہیں رکھنا چاہتی۔ اس کے برعکس خاص تعداد کنواری لڑکیوں کی ایسی تھیں جن کو حمل ٹھہر چکا تھا جو کہ غیر منصوبہ شدہ اور غیر مطلوبہ تھا۔ مختلف جگہوں پر کی گئی ریسرچ کے مطابق 10% سے 40% کنواری عورتیں حمل سے رہ چکی تھیں۔ ٹیبل نمبر 8 میں درج ہے۔ شنگھائی سے لینے والی کیس اسٹڈیز سے پتہ چلا 40% عورتوں نے تسلیم کیا کہ ان کو غیر مطلوبہ حمل ٹھہر چکا ہے (گاؤ 1998) ری پبلک کوریا کی فیکٹری ورکرز کی 27% کنواری لڑکیوں نے اقرار کیا کہ وہ غیر مطلوبہ حمل سے رہ چکی ہیں۔ بوسٹوانہ تنزانیہ کی 42% لڑکیاں جو اسکول نہیں جاتی ہیں۔ اور بیونس آئرس ارجنٹائن کی 27% لڑکیاں وہ غیر مطلوبہ حمل سے ٹھہر چکیں ہیں۔ (چینی لائیڈز 1991) یہ دیکھا گیا ہے کہ اسکول جانے والے لڑکے لڑکیاں غیر مطلوبہ حمل سے کچھ قدر بچی ہوئی ہیں۔ بالمقابل جو گھروں میں رہتی ہیں۔ جیسا کہ ارجنٹائن، تنزانیہ، ماٹجریا، پیرو، فلپائن یوگنڈا اور ویٹ نام سے 10% اسٹڈیز میں مندرجہ بالا بات سامنے آئی ہے۔

مثال کے طور پر ارجنٹائن میں اسکول جانے والی لڑکیوں کی عمر والی لڑکیوں کی تعداد 3% کو حمل ٹھہرا اور 2% لڑکوں نے کہا کہ وہ حمل ٹھہرانے میں اپنا کردار ادا کر چکے ہیں۔ ایسی کیس اسٹڈیز سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقل طور پر محفوظ جنسی عمل کیا جائے جبکہ خود ساختہ جنسی میلاپ میں مانع حمل کی پریکٹس استعمال نہ کرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پہلی دفعہ حاملہ ہونے والی لڑکیوں میں دیکھا گیا ہے کہ وہ سمجھ نہیں سکتیں کہ وہ حاملہ ہو چکی ہیں یا سمجھنے میں ان کو دیر لگتی ہے۔

جب ان کو ماہواری وقت پر نہیں آتی تو وہ سمجھنے لگتی ہیں کہ وہ حاملہ ہو چکی ہیں۔ نوجوان لڑکیاں حاملہ ہونے کا بتانے میں محتاط رہتی ہیں۔ اس کا اندازہ آپ ٹیبل نمبر 8 سے بخوبی لگا سکتے ہیں۔ کہ کتنی پہلی دفعہ ہونے والی حاملہ لڑکیاں اپنے بڑوں یا دوستوں کو بتاتی ہیں کہ وہ حاملہ ہیں۔ بوسٹوانہ کی ایک کیس اسٹڈی حاملہ ہونے والی لڑکی اور اس کے دوست کے حالات پر ہے۔ جس سے ظاہر ہوا کے 18% لڑکیاں ایک دفعہ حمل ہونے کی بعد میں دوسری دفعہ حاملہ ہوتی ہیں تو بتا دیتی ہیں۔ ان کیسوں میں یہ دیکھنے میں آیا کے عموماً حمل دوستوں سے ٹھہرا (کوزیڈینی 1999)۔ ایک فلپائن کے کیس اسٹڈی سے ظاہر ہوا کہ ایک غیر شادی شدہ لڑکی اپنی زندگی اور حمل کو کیسے بچاتی ہے۔ جس میں کئی خطرات سامنے آتے ہیں، جیسا کہ غربت، شادی نہ ہونے کے امکان سماجی نفرت و امتیاز سلوک، خوف اور کئی منفی اثرات بقیہ زندگی پر پڑنے کے واضح اشارے ہوتے ہیں، جیسا کہ بچے کے خرچے بھی ماں کے ذمہ آ جاتے ہیں۔ ان کیسز میں سوائے والدین کے کوئی اور مدد نہیں کرتا ہے۔ جیسا کہ اسکول جانے والے کو 13% والدین کی طرف سے مدد 9% ملتی ہے۔

اسقاط حمل

اسقاط حمل عام طور پر نوجوان حاملہ لڑکیاں کرتی ہیں۔ یہ ان علاقوں میں ہوتا ہے جہاں اس کی سختی سے ممانعت ہے۔

ترقی پذیر ممالک میں اس قسم کی اعداد و شمار لینا بہت مشکل کام ہے۔ اس کا چاہے یہ سبب ہو کہ اسقاط حمل منع ہے یا اسقاط حمل ایک حساس نوعیت کا مسئلہ ہے۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ نوجوان لڑکیوں کی ایک اکثریت اسقاط حمل کرنا چاہتی ہے۔ ان ممالک میں جہاں اسقاط حمل کی منع نہیں ہے۔ جیسا کہ چائنہ، ویتنام، اور کوریا وغیرہ جہاں پر 85% سے بھی زیادہ جواب دہندہ نے اسقاط حمل کو ترجیح دی۔

جبکہ جن جگہوں پر اسقاط حمل کی منع تھی وہاں پر بھی ایک خاصی تعداد اسقاط حمل چاہتی ہے۔ جیسا کہ نائجیریا 76%، اسکول جانے والی اور نہ جانے والی نوبالغ لڑکیاں خاص طور پر لیمہ، کسکو، اکوئٹو پیرو میں اسقاط حمل کرنے کی حمایتی لڑکیوں کی شرح 49% سے 86% ہے۔ (ارکان اور کورنل 1996) جبکہ دو ارجنٹائن کی کیس اسٹڈیز نے مختلف باتوں کا عندیہ دیا جو حاملہ عورتیں وفاقی سرکاری یا ضلعی اسپتالوں میں جاتی ہیں، ان کی 62% حاملہ خواتین اپنا حمل بچا لیتی ہیں۔ جبکہ اسکول کالج جانے والی لڑکیوں میں حمل ٹھہر جانے کی شرح 14% ہے۔ اس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ جو عورتیں پڑھی لکھی ہیں یا ان کی اچھے ڈاکٹر کے پاس رسد ہے تو وہ مرضی سے حمل کو ضائع یا برقرار رکھ سکتی ہیں۔ یہ بات بھی دیکھنے میں آئی کہ ہر پہلی دفعہ حاملہ ہونے والی 4 عورتوں سے حمل ضائع کرنے کے حق میں نہیں (مینڈر رباز 1995)۔ اس سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس گروپ کو خانگی طور پر حمل ضائع کرنے والے لوگوں تک رسائی ہے۔

کہیں کہیں یہ پتہ نہیں ہوتا ہے کہ واقعی حمل ضائع کرنا کوئی قانونی جرم ہے۔ مثال کے طور پر لیمہ، کیسکو، اکوئٹو کی کیس اسٹڈیز سے نتیجہ نکالا گیا ہے کہ یہ لوگ 35% - 25% مرد حضرات اور 36% - 26% خواتین کو یہ معلوم نہیں کہ اسقاط حمل ایک قانونی جرم ہے (الارکان اور کورنل 1996)۔ ایک موضوعاتی مطالعہ میکسیکو میں کیا گیا (ارن فیلڈ 1999-1994) جس سے معلومات ملیں کہ لوگوں کی خاص تعداد کو یہ پتہ نہیں کہ اسقاط حمل غیر قانونی عمل ہے۔

Table-7

جنسی میلاپ کے ذریعے پھیلنے والے جراثیم

ملک	تحقیق میں لائے گئے نمونے	عمر	کبھی STIs کی نشاندہی تھی		ذرائع
			مرد	عورت	
بوٹسوانہ، سیلبے، پھکوے، محل آپوی کانگ	اسکول کے اندر اور باہر نوجوان	13-19	NS2	61	کلوسیڈیمنی,1997
نائجیریا الورن	یونیورسٹی کے طلبہ	15-24	گونوریا 9, سائیفلس 5, چانکروئڈ 2	فارغ-10 زخم-43	آراوئی,1996
ریپبلک آف کوریا	صنعتی کارخانوں میں کام کرنے والی عورتیں	19-29	Ns	7	کوناکھوان اٹ ال,1994
کوریا سول	یونیورسٹی کے غیر شادی شدہ مرد طلبہ	15-29	84	Ns	جونگ ٹولم اٹ ال, 1995

فلپائن ڈوما گیٹ سٹی	کالج کے طلبہ	18-24	106	35	کیڈیلیا,1998
شمال اور شمال-شرق تھائیلینڈ	دیہاتی گھروں میں کام کاج کرنے والی خواتین	15-24	12	3	آئیسارو بکھدی, 1995
تھائیلینڈ شانگ ماء	کارخانوں میں کام کرنے والی غیر شادی شدہ	13-25 (غیر شادی شدہ)	38	17	روگپا ڈ,1997
ارجنٹائن, بیونس آئرز	وہ طلبہ جو سیکنڈری اسکول کی آخری تین سالوں میں تھے	13-19	Na 10	7 9	مینڈیز ریباز,1995
پیرو لیما,کسکو, ایکیوٹو	سیکنڈری سکول جانے والے اور نہ جانے والے نوبالغ	12-09	3-8-12	5-14-11	آلارکون اور گوزا لیس,1996

1- 2NS زیر مطالعہ نہیں آیا۔

2- 389% جنہوں نے علاج کرلیا۔ 30% اپنے طور پر خود دوائیں لیں۔

3- 3% گورنیا

4- جنہوں نے جوابات دیئے 2% نے جوابات نہیں دیئے

5- جنہوں نے جوابات دیئے 6% نے جوابات نہیں دیئے

6- 7% میں نشانیاں تھیں ڈائیریا اور 35 السر۔

7- 8% میں نشانیاں ملیں، ڈائریا 19، اچنگ 15، السر 11، گونوریا 6 ،

8- ایسی نوجوان عورتوں سے پوچھا گیا جو کہ لیڈی ڈاکٹر کے پاس جاتی نہیں 7% عورتوں کا کہنا تھا وہ جنسی میلاپ کی وجہ سے شروعاتی طور پر متاثر ہیں۔

نشانیاں:۔عام بتائی گئی تعداد سے مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

9- موجود نہیں۔

10- لیمہ: 14، کس کو 8 الکوئٹو 5 لیمہ 8 کس کو 5، الکوئٹو 3۔

Table No. 8

غیر محفوظ جنسی عمل کے نتائج: غیر ارادی طور پر حاملہ پن

ملک	نمونہ	عمریں	سوال پوچھا گیا	کبھی جنسی عمل کے دوران حاملہ ہونے کے شرح%	زچگی کی شرح%	ایک یا ایک سے زیادہ حمل ضائع کرنے کی شرح %	مردوں نے غیر ارادے طور پر حمل ٹھرانے کی نکاذمی کرنے کی شرح %	ذرائع
بوٹسوانا سیلبے، پکوے، محل آپوی، کانگ	اسکول کے اندر اور باہر نوجوان	13-19	حاملہ ہوئیں اسکول میں اسکول سے باہر	18 8 42	موجود نہیں	موجود نہیں	زیر مطالعہ نہیں آیا	لگوسیڈمسٹی، 1997
نائجیریا الورن	یونیورسٹی کے طلبہ	15-24	کسی جنسی ساتھی سے حاملہ ہوئیں	9	16	76-4	135	آرداؤنی، 1996
یوگینڈا کمپالا	ہائی اسکول کے طلبہ	14-17	کبھی حاملہ ہوئیں	2-6	25-7	75-8	موجود نہیں	میتھیاس، 1993
چائنا شنگھائی	شادی ہونے والی لڑکیوں کا جسمانی صحت کا معائنہ کرنے کے لیے اسپتال جانا	21-26	کبھی حاملہ ہوئیں	40	موجود نہیں	90	زیر مطالعہ نہیں آیا	گاؤ، 1998

کوریا ایکسپورٹ پروڈوشن زون	ایکسپورٹ پروڈوشن زون میں کام کرنے والی لڑکیاں	>19-29	کبھی حاملہ ہوئیں	37	12-9	88 10	زیر مطالعہ نہیں آیا	کون تا کیون، 1994
کوریا کوانجو	ہائی اسکول کے طلبہ	15-29	کوئی اسکول میں دوست حاملہ ہوئی	21	موجود نہیں	موجود نہیں	موجود نہیں	گیون، 1996
کوریا سول	یونیورسٹی کے طلبہ	14-24	کبھی لڑکی جنسی دوست حاملہ ہوئی	زیر مطالعہ نہیں آیا	9-11	9-12	11	جان وون لم
فلپائن ڈوماگیٹ سٹی	کالج کے طلبہ	15 - 24	کبھی لڑکی جنسی دوست حاملہ ہوئی	6	موجود نہیں	موجود نہیں	موجود نہیں	کیڈلینا، 1998

ویتنام ہنوئی، ہوچی منہ	کالج کے طلبہ	15-24	کبھی لڑکی جنسی دوست حاملہ ہوئی	11 13	0	100	8-14	وولکائی سنر، 1996
ارجنٹائن چوبوت	نوبالغ تولیدی صحت کے لیے اسپتال جاتی ہیں	13-19	کبھی حاملہ ہوئیں	27	62-15	24	8	پینٹلائیڈز، 1991
ارجنٹائن بیونس آئرس	طلبہ	14-20	کبھی لڑکی جنسی دوست حاملہ ہوئی	3	0-16	100 17	2-18	مینڈریاز، 1995
پیرو لیما،	رات کے کلبوں میں جانے والی لڑکیاں	10-24	کبھی لڑکی جنسی دوست حاملہ ہوئی	24	54	38-19	9-20	ویلانووا، 1992

پیرو لیما کسکو، ایکیٹو	اسکول میں جانے والے اور نا جانے والے نو بالغ طلبہ	13-19	کبھی لڑکی جنسی دوست حاملہ ہوئی	8-22 21	40-93 22	50-86 23	3-5 24	آلارکون اور کوزلیہ 1996
پیرو سان مارٹن ڈی پورس	رات کے کلب میں جانے والی لڑکیاں	10-19	کبھی لڑکی جنسی دوست حاملہ ہوئی	4	63 25	38-26	زیر مطالعہ نہیں آیا	راڈرگز لے 1997

غیر محفوظ جنسی عمل کے نتائج۔ غیر مطلوبہ حمل

1۔ بوٹسوانہ: %72 لڑکیوں نے بتایا کہ ان کی دوست غیر مطلوبہ حمل سے ہوگئی تھی۔ (کوزیڈنی 1997)

2۔ موجود نہیں۔

3۔ زیر مطالعہ نہیں آئے۔

4۔ %49 نے بتایا کہ انہوں نے حمل ضائع کیا ہے۔

5۔ ان قسم کے حمل سے %69 کو ضائع کرادیا گیا۔ %17 زندہ بچوں کو جنم دیا گیا۔ %2 کا ضائع ہوا اور باقی %12 کے مرد دوست کو پتہ نہیں تھا کہ حمل کیا ہوتا ہے اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

6۔ تھوڑی تعداد 200 میں سے 4۔

7۔ تھوڑی تعداد 4 میں سے 1۔

8۔ تھوڑی تعداد 4 میں سے 3۔

9۔ تھوڑی تعداد 43 میں سے 5۔

10۔ تھوڑی تعداد 43 میں سے 38۔

11۔ تھوڑی تعداد 11 میں سے 1۔

12۔ تھوڑی تعداد 11 میں سے 10۔

13۔ تھوڑی تعداد 19 میں سے 2۔

14۔ تھوڑی تعداد 18 میں سے 9۔

15۔ دوسری 14 حاملہ خواتین۔

16۔ تھوڑی تعداد 4 میں سے 0۔

17۔ تھوڑی تعداد 4 میں سے 4۔

18۔ زیر مطالعہ نہیں آئے، 5 میں سے 3 نوجوان مردوں کا کہنا تھا کہ حمل کو چھپایا گیا یا ضائع کردیا گیا۔

19۔ تقریباً %8 نے قرار کیا کہ انہوں نے حمل ضائع کیا ہے۔

20۔ %35 نوجوان مردوں کا کہنا تھا کہ غیر مطلوبہ حمل کی وجہ سے %9 حمل کو ضائع کیا گیا۔

21۔ لیمہ %8، کسکو %12 اکیٹو %22۔

22۔ لیمہ %93، کسکو %40 اکیٹو %53۔

23۔ لیمہ %86 کسکو %50 اکیٹو %47۔

24۔ %33-65 نے بتایا کہ غیر مطلوبہ حمل کو ضائع کیا گیا جبکہ %33-35 نے حمل کو جاری

رکھنے کا اقرار کیا۔

25۔ تھوڑی تعداد 8 میں سے 5۔

26۔ تھوڑی تعداد 3

جو لوگ حمل کو ضائع کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ وہ مانع حمل کے طریقے مستقل طور پر استعمال نہیں کرتے یا وہ صحیح طریقہ استعمال کرنا جانتے نہیں ہیں۔ وہ عام طور پر جنسی عمل ایک روایتی طریقے سے کرتے ہیں۔ کوریا میں ایکسپورٹ زون میں کام کرنے والی نوجوان لڑکیوں کا کہنا تھا کہ وہ کبھی عزل اور ردھم بھی کیا کرتے تھے۔ (تو ہانی وان 1994)۔ یہ بھی رائے پائی گئی کہ مانع حمل کے طریقوں کا غلط استعمال عورت کو کمزور کر دیتا ہے ایسے کیسز بھی سامنے آئے جس سے پتہ چلتا ہے کہ نوجوان مانع حمل کے طریقوں سے کس قدر نا آشنا ہے۔ تنزانیہ کی دار الخلافہ، دار السلام سے ضائع حمل کرنے والی لڑکی نے کہا کہ انہوں نے کبھی میلاپ کرنے سے پہلے کبھی بعد میں گولیاں کھائیں نہیں۔

تنزانیہ دار السلام اور فیلا ڈلفیا ئن میں کی گئی کیس اسٹڈیز سے ظاہر ہوا ہے 88% نوجوان ہو جاتے ہیں جن کو مانع حمل اور حمل کے بعد کی باتوں کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اس تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ نوجوان مردوں کی ان عورتوں سے عمریں بڑی ہیں۔ جن کے ساتھ وہ میلاپ کرتے ہیں۔ عورتوں کی عمریں 20-30 سال ہوتی ہیں وہ یہ کہتی ہیں کہ انہوں نے ایک دفعہ میلاپ کیا ہے۔

حاملہ نوجوان خواتین کو اسقاط حمل کے کئی طریقوں سے نا آشنا ہیں

میکسیکو سٹی کی ایک پبلک اسپتال میں نوجوان حاملہ عورتوں کا مشاہدہ کیا گیا۔ 72% تعداد ایسی نوبالغ نوجوان لڑکیوں کی ملی جنہیں غیر مطلوبہ حمل تھا۔ جو کے 2,3 دفعہ ضائع کرانی کی کوششوں

کے باوجود ضائع نہ ہو سکا۔ جب ان کے کسی دوست کی حمل ضائع کرنے کی کوشش کامیاب ہو جاتی تھی، تو گروپ کے دوسرے ارکان نے دوبارہ ضائع کرنے کی کوشش اپنے تک محدود رکھی۔ عام طور پر سخت قسم کے انجکشن لگوائے گئے یا گولیاں کھائی گئیں۔ یہ دیکھنے میں آیا کے کامیاب حمل ضائع کرنے کی کوشش ناکام رہیں۔ مثال کے طور پر 4 میں سے دو حاملہ لڑکیوں کے کیس اسٹڈی کمپالا یوگنڈا سے لی گئی۔ جن میں ایک لڑکی نے حمل ضائع کیا (میتھیاس 1993)۔ ریپبلک کوریا کی ایکسپورٹ پروموشن زون میں کام کرنے والی پہلی حاملہ ہونے والی خواتین کی 13% کو غیر مطلوبہ حمل تھا۔ کیوبا کے مختلف علاقوں میں 20% خواتین کو غیر مطلوبہ حمل تھا (لوپز 97-1997)۔

چلی کے شہر سانتیا گو سے ایسی عورت کی کیس اسٹڈی ملی جس کو 3 ہسپتالوں سے لیا گیا تھا۔ جس سے پتہ چلا کہ جو 23% عورتیں حمل ضائع کرنا چاہتی ہیں، ان میں کم سے کم ایک نے پہلے بھی حمل ضائع کیا ہے

اسقاط حمل کے بعد کے مسائل

جو کیس اسٹڈیز میں شواہد ملے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ جو نوجوان اسقاط حمل چاہتے ہیں۔ ان میں نوبالغ جوڑوں کو زیادہ مزاحمت و مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بڑوں کے مقابلے میں کچھ اسقاط حمل کے واقعات کو جمع کیا گیا۔ اور اس سے نتائج نکالے گئے۔ جیسا کہ میکسیکو اور تنزانیہ سے تنزانیہ میں زیر مطالعہ آئے ہوئی کیس اسٹڈیز سے پتہ چلتا ہے کہ 15-24 سال کی نوجوان لڑکیوں کو اسقاط حمل کے بعد کافی مسائل سامنے آئے ہیں۔

اسی طرح یوگنڈا میں 3 کیسز سامنے آئے، جو ایک اسقاط حمل کے بعد شدید مسائل سے دوچار تھے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ جن ممالک میں اسقاط حمل کو جرم نہیں سمجھا جاتا وہاں پر بھی شرم اور کم علمی کی وجہ سے نوجوان عورتیں حمل کو برقرار رکھتی ہیں۔ کوریا کے ایکسپورٹ زون میں کام کرنے والی

خواتین تحقیقی انٹرویو میں آئیں۔ ان کی 5 میں 2 کی تعداد ایسی تھی جو حمل ضائع کرنے کے بعد مسائل کا شکار ہوئیں۔ ایسی بھی نوجوان حاملہ لڑکیاں کی میکسیکو اور سانتیا گو چلی سے مثالیں آئیں ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو حاملہ ہونے کے عمل کو اپنے لئے جرم قرار دیا ہے۔ یہ کیس اسٹڈیز یہ بھی ظاہر کرتی ہیں کہ یہ عورتیں نہ صرف حاملہ ہونے پر نالاں ہیں۔ بلکہ انہوں نے جو جنسی تعلقات قائم کئے تھے ان کے بعد عام عورت کی طرح حمل کو ضائع کرنے کے طریقے نہ استعمال کیے تھے وہ اس بات پر بھی شرمندہ ہیں۔ عام طور پر دیکھنے میں آیا کہ حاملہ لڑکی سخت پریشانی و تذبذب کا شکار تھی کیونکہ اس نے حمل ضائع کیا یا کرنے کی کوشش کی تھی۔

غیر مطلوبہ حمل کو روکنے میں خاندان کی مدد

ہر جگہ یہ دیکھا گیا کہ خاندان کی طرف سے غیر مطلوبہ حمل کو روکنے میں مختلف نوعیت کا کردار رہا ہے۔ دو ایسی کیس اسٹڈیز تھیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ غیر مطلوبہ حمل کے بارے میں مختلف سوچ ہے۔ اس قسم کا پتہ ایک ایسی کیس اسٹڈی سے چل سکتا ہے۔ جو شادی سے پہلے حاملہ لڑکی کی ہے۔ جس کی شادی ہونے والی تھی اور اس کو پہلا حمل ہوا تھا۔ اس کے بارے میں آپ کو مختلف آراملیں گیں۔

چائنہ کی شنگھائی عورت سے اگر ایسا مندرجہ بالا کیس سرزرد ہو جائے تو 13% والدین ہمدردی کرتے ہیں 4% کا رویہ مختلف ہوتا ہے۔ 31% کو عجیب ہوگا اور 11% کو غصہ آئے گا۔ عام حالت میں نہ دوست نہ ساتھی زیادہ طور پر مددگار ثابت ہوتے۔ 18% سے 21% دوست یا ساتھی ہمدردی کرتے ہیں (گاؤ 1998)

کیوبا کی اسپتال سے کی گئی کیس اسٹڈیز سے پتہ چلا کہ 80% والدین اس مقابلے میں مددگار اور ہمدرد ہیں۔ وہ اپنی بیٹیوں کو مزید پڑھنے یا بچے کو سنبھالنے کے لئے موقع دیتے ہیں۔

کچھ کیس اسٹڈیز سے پتہ چلا کہ غیر مطلوبہ حمل کے بارے میں کیا سوچ ہے۔ ہم ایک چائنہ

کی کیس اسٹڈی کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس میں ایک نوجوان خاتون کے بارے میں بات کی۔ بلکہ 2/5 یعنی 38% خواتین کو یا تو گھر سے اجازت نہیں ملتی یا تو وہ گھر والوں کو بتانے میں شرم محسوس کرتی ہیں۔ جب کوریا کے ہم ایکسپورٹ زون میں کام کرنے والی لڑکیوں کا نام لیتے ہیں تو وہاں کی رپورٹ یا گھر والوں سے حمل ضائع کرنے کا مشروط کیا ہے باقی 11% نے مرد ساتھی سے ہی مشورہ کیا ہے۔ (وون تاج ہورن) لیمہ پیرو میں رات کے کلب میں کام کرنے والی خواتین کی 6% لڑکیوں اور 3% مرد ساتھیوں نے حمل ضائع کرنے کے لئے والدین یا گھر والوں سے صلاح مشورہ لیا ہے (ولا توا 1992)۔ گھر والوں کی مدد مختلف جگہوں پر مختلف رہی ہے۔ میکسیکو سٹی کی ایک لڑکی جو کہ حاملہ رہ چکی تھی، کا کہنا تھا کہ اسقاط حمل کے بارے میں فیصلہ کرنا بھی یکطرفہ ہوتا ہے۔ کیوں کہ حاملہ لڑکی یا اسکے ساتھی کو فیصلہ سازی میں شامل نہیں کیا جاتا ہے۔ اگر لڑکی حمل ضائع کرنا نہیں چاہتی ہے تو اسے مجبور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ حمل ضائع کرنا چاہتی تو بھی اسے مجبور کیا جاتا۔ اس اہم فیصلے میں دوست بھی شامل نہیں کیے جاتے (ارن فیلڈ 99-1994)

محفوظ اسقاط حمل میں گھر والوں کا اہم کردار ہوتا ہے۔ اگر گھر والے دلچسپی نہ لیں یا یکطرفہ فیصلہ کریں گے۔ تو غیر محفوظ اسقاط حمل ہوگا۔ جس کی منفی اثرات ہونے کے زیادہ چانسز ہوتے ہیں۔ میکسیکو سٹی میں کئی حاملہ نوبالغ حمل ضائع کرنے کو ترجیح دیتے ہیں تا کہ وہ بھی مالی فوائد حاصل کر سکیں اور خاندان کی مالی مدد میں محتاط رہیں۔

باب پنجم

جنسی میلاپ: غلط فہمیاں اور ان کے ذرائع:

جنسی میلاپ: غلط فہمیاں اور ان کے ذرائع

اس موضوع کے اعتبار سے جنسی تعلقات کی نوعیت جاننے کیلئے جتنے بھی ذرائع استعمال کئے ان میں سے یہ دیکھنے کی کوشش کی گئی کہ جنسی و تولیدی صحت کے بارے میں نوجوانوں کو کتنی معلومات ہے اور اس معلومات کے ذرائع کونسے ہیں۔ کچھ سوالات ایسے کئے گئے تھے کہ جن میں عام رواجی سوالات پوچھے گئے تھے، جیسا کہ مانع حمل کے طریقوں کے نام بتائیے یا جنسی و تولیدی بیماریوں کے نام بتائیے۔ جس کا مطلب صرف یہ تھا کہ کس قسم کے خدشات، شکوک، شبہات اور غلط فہمیاں نوجوانوں کے ذہنوں میں جنسی صحت متعلق گردش میں ہیں یا نوجوانوں کو کتنی گہری معلومات ہے۔ دیکھا گیا کہ محفوظ جنسی عمل کے لئے طور طریقوں کے بارے میں بہت سارے خدشات ہیں۔ جب جنسی صحت کی معلومات کے ذرائع کے بارے میں دیکھا گیا تو پتہ چلا کہ یہ غیر رسمی طور پر نوجوان معلومات حاصل کرتے ہیں۔ ہم اس باب میں ان تمام غلط فہمیوں کا ذکر کریں گے جو کہ محفوظ جنسی عمل سے روکتی ہیں۔ اور نوجوانوں کے ذہنوں میں گردش کر رہی ہیں۔

عام طور پر نوجوان کو جنسی صحت متعلق پیغام ایک معلومات پہنچانے کی طرز پر یا تعلیمی پروگرام کے طرز پر مہیا کی جاتی ہے۔ جس میں سماجی قوانین اور معمولات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ڈر ہوتا ہے کہ کہیں ہماری آنے والی نسل بے راہ روی کا شکار نہ ہو جائے۔ یہی ایک بنیادی وجہ ہے کہ محفوظ جنسی عمل کا پیغام لفافے میں بند کر کے دیتے ہیں، جس کا اصل مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ اس پس منظر میں سائنسی یا تکنیکی اصولوں اور قوانین کے مطابق مہیا کردہ جنسی معلومات کو سمجھنے کے لئے پڑھا لکھا معاشرہ ہونا چاہئے، جو کہ ترقی پذیر معاشروں میں مشکل ہے۔

عام طور پر محفوظ جنسی عمل کا پیغام عالمی نوعیت کے ہوتے ہیں جس میں نوجوان کے محفوظ جنسی عمل کے بارے میں تمام سوالات کے جوابات نہیں ملتے۔ اس کے برعکس نوجوان مزے لیکر پڑھتا

ہے، وہ چاہتا ہے کہ وہاں کے نوجوان آزاد ہیں، ماں باپ اور معاشرہ ان کو ان کی جنسی ضرورت کو پورا کرنے کی اجازت دے رہا ہے، مطلب کہ نوجوان میں ابھار پیدا ہوتا ہے کہ ہم کو ہمارے حقوق نہیں مل رہے ہیں۔یا وہ ایسی حرکتیں کرنے لگتا ہے جس سے اس کے معاشرے کی اقدار کو ٹھیس پہنچتی ہے۔جس کی وجہ سے محفوظ جنسی عمل کے بارے میں بنیادی معلومات کے ساتھ ساتھ وہ شکوک و شبہات میں گھرے رہتے ہیں۔یہ غلط فہمیاں پرخطر رجحانات کو جنم دیتی ہیں۔اس حقیقت کو مختلف ممالک کے نوجوانوں کی آپ بیتی کہانیوں سے مزید جاننے کی کوشش کرتے ہیں، ساتھ میں ہم یہ بھی دیکھیں کہ ہمارے نوجوان اس سے کتنے بچے ہوئے ہیں، وہ کتنا جانتے ہیں۔ہم بحیثیت انسان اور والد، والدہ کے کیا کردار ادا کریں۔

آیئے کچھ کیس اسٹیڈیز کا مطالعہ کرتے ہیں جس سے اوپر ذکر کی گئی باتوں کا جائزہ لینے کا مواد ملےگا کہ وہ کہاں تک حقیقت کے قریب ہیں۔

ا۔ عام غلط فہمی

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ پہلے جنسی میلاپ سے عورت حاملہ نہیں ہوتی یا اتفاقی حادثاتی جنسی عمل سے حاملہ نہیں ہوتی ہے۔ پہلا جنسی عمل کرتے وقت تمام محفوظ جنسی عمل کرنے کے طریقوں کو بالائے طاق رکھا جاتا ہے۔جس میں ڈر اور چاہت چھپی ہوئی ہوتی ہے۔انجانا پن اور معصومیت ہوتی ہے۔انتہائی صبر کے بعد آرزو کی تکمیل ہوتی ہے۔ایسے پس منظر میں نوجوان ہر خطرہ کو قبول کرلیتا ہے۔یہاں پر بزرگوں کا کردار ہے کہ وہ نوجوان کو جنسی میلاپ کے بارے میں باخبر رکھیں، اپنے اچھے برے تجربات شیئر کرائیں، اپنی معاشرتی اقدار کو دوسرے معاشروں سے ہم آہنگ کریں۔نوجوان کے موجودہ حالات کو بزرگان اپنے دور کے ساتھ موازنہ نہ کرائیں۔وقت اور حالات کے پیش نظر نوجوان کی جنسی سمجھ بوجھ میں اپنا کلیدی کردار ادا کریں۔

دیکھئے نوجوان اگر نہیں سمجھتا کہ اس کی پہلے جنسی عمل سے حمل نہیں ٹھہرےگا، تو وہ کئی جنسی غلطیاں کرسکتا ہے۔اس غرض سے جتنے بھی نوجوانوں کو زیر مطالعہ لایا گیا تھا ان میں حاملہ ہونے یا حاملہ نہ ہونے کے چانسز کے اوقات کے بارے میں معلومات برائے نام تھی۔یہی صورتحال مرد اور خواتین جو تعلیم یافتہ تھے۔ان میں بھی کم تھی جب آپ ٹیبل 9 کا مطالعہ کریں گے تو پتہ چلےگا کہ نوجوان مرد اور عورتوں میں یہ تاثر ہے کہ پہلی دفعہ کے جنسی میلاپ یا حادثاتی طور پر جنسی میلاپ ہونے سے حمل نہیں ٹھہرتا۔

انڈونیشیا کے 13صوبوں سے کی گئی سروے سے یہ ظاہر ہوا کہ 9-13 % مرد اور 6-7% عورتوں کا خیال تھا حمل کا ٹھہرنا صرف جسمانی خوشی سے ہے۔

۲۔ غبارے غیر محفوظ ہیں۔

جنسی میلاپ کے دوران غباروں کے استعمال کے بارے میں کافی اچھی معلومات ہے۔نوجوان بخوبی آگاہ ہیں کہ غبارے، گولیاں، عزل وغیرہ مانع حمل کے موثر طریقے ہیں۔اتنی معلومات ہونے کے باوجود نوجوانوں میں غبارے کے استعمال کے بارے میں کئی شکوک جنم لیتے ہیں۔جب آفریقہ کا نوجوان غبارے کے استعمال سے متعلق ایسے تحفظات کا اظہار کرتا ہے کینیا کے نوجوان غبارے کے استعمال کو محفوظ جنسی عمل کا نام دے رہے تھے اور کئی غبارے بنانے والی کمپنیوں کے ناموں سے بھی واقف تھے۔لیکن اس معلومات کے ساتھ خدشات بھی سامنے آرہا تھا کہ HIV کا وائرس حد سے زیادہ چھوٹا ہے۔اسی بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نوجوان سمجھتے ہیں کہ HIV بہت ہی چھوٹا ہے جو غبارے کا پھٹنے، گیلے ہونے یا سیم کرجانے سے ایک دوسرے کو منتقل ہوسکتا ہے۔یہ بھی خدشات سامنے آئے کہ غبارہ بیضہ دانی میں کچھ دیر اندر رہتا ہے جس سے بھی جراثیم منتقل ہوسکتا ہے۔35% شہری خواتین اور مرد، 56% دیہی خواتین و مردوں نے غبارے کے استعمال کو محفوظ قرار

دیا ہے۔ نائجیریا کی یونیورسٹی کے 17% خواتین اور 24% مردوں کا کہنا تھا کہ غبارے کو عورت کے خاص عضو میں چڑھا ہونا چاہیے۔ بوٹسوانا کے زیر مطالعہ آنے والے نوجوانوں کا ماننا تھا کہ غبارہ عورت کے خاص عضو میں اتر جاتا ہے۔

Table 9

ملک	نمونہ	عمر کی حد	عورتیں	مرد	ذرائع
یوگینڈا کمپالا چائینا شنگھائی	نوجوان	14-17 15-29	42 1 28	Ns2	ماتھیاس 1993 گاؤ 1998
ارجنٹینا بیونس آئیرس	نوجوان	13-19	16	19	مینڈیز ریز ایجلس اٹ ال 1995
پیرو لیما	(98% غیر شادی شدہ) نوجوان جو رات کے کلبوں میں جاتے ہیں	10-24	623	522	ویلا نیووا 1992
پیرو لیما کسکو ایکویٹوس		12-19	623	522	الارکون اور کورزالیس 1996

نوجوانوں سے پوچھا گیا کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ایک شخص جنسی وبائی بیماری میں یا HIV میں مبتلا شخص کو دیکھا ہے؟ تا کہ ان کی معلومات کی سطح کو پرکھا جائے۔

اس غرض سے پوچھے گئے سوالات جوابات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نوجوانوں کو جنسی وبائی بیماریوں اور HIV کے کے بارے کتنی معلومات ہے یہ دیکھا گیا ہے کہ نوجوان کو HIV اور STD کے الفاظ کے بارے میں جانکاری تھی۔ یہ کیسے پھیلتے ہیں، پھیلنے سے کیسے روکا جائے کے بارے میں محدود معلومات تھی۔

80% جواب دہندہ جن کا تعلق چائنہ، کوئی مالا، انڈونیشیا، کینیا، نائجیریا، پیرو، اور تھائیلنڈ سے تھا ان کو HIV یا STD کے نام تک تو معلومات تھی باقی ان کو مزید کچھ معلوم نہیں تھا۔ ایک عام بلکہ خطرناک غلط فہمی یہ بھی پائی گئی کہ جو شخص جنسی وبائی بیماری کا شکار ہوگا اس شخص کی ظاہری جسمانی حالت سے اس قسم کی نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ جس سے اندازہ ہو جائے گا کہ اس شخص کے ساتھ جنسی میل میلاپ نہ رکھا جائے

اس بارے میں نوجوان کافی پر اعتماد تھے کہ کوئی مشکل نہیں جنسی وبائی بیماری سے متاثر شخص کو آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے۔ ایک نوجوان جس کا تعلق کم آمدنی والے ارجنٹائن کے ایک علاقے سے تھا جس نے با آسانی کہا کہ جنسی وبائی بیماری والے شخص کی پہچان کیا مشکل کام ہے یہ شخص پتلا دبلا ہوگا یہ بہت ہی کمزور ہوگا کیوں کہ وہ بیماری کے جرثومے لیکر گھوم رہا ہے۔ جبکہ نائجیریا، ہوچی منہ، ویت نام کے نوجوانوں کی حالات زندگی کے بارے میں پوچھے گئے سوالات سے ظاہر ہوا کہ 81% مرد 86% عورتیں HIV,STD کی علامات کو جانتے ہیں۔ ایک اور عجیب قسم کی غلط فہمی دیکھی گئی کہ نوجوان سمجھ رہے تھے کہ جنسی وبائی مرض خود بخود اپنا وقت پورا کرنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے رجحانات کی شرح مندرجہ ذیل ہے۔ 22% یوگنڈا 7% اور 12% مرد اور خواتین ہوچی منہ اور ویت نام میں اس خیال کے نوجوان پائے گئے

۳۔عام نوجوان کا خیال تھا کہ عورتیں ہی STI's اور HIV پھیلانے کی وجہ ہیں۔

یہ بھی تاثر دیکھا گیا کہ جنسی وبائی بیماریاں یا HIV کا جراثیم پھیلانے کے ذمہ دار خواتین ہی ہیں۔ ہم یوتھ آرکس کے نوجوان کے تاثرات کو دیکھتے ہیں جس میں وہ کہتا ہے عورت ہی واحد سبب ہے جس سے جنسی وبائی بیماریاں اور HIV پھیلتا ہے۔ کیونکہ عورت مرد کو بیمار ہوئے بغیر خطرناک جراثیموں میں منتقل کر سکتی ہے جو کہ مرد پر جلدی اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور اس کی موت کا باعث بن سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عورت اپنا تحفظ کر سکتی ہے، کیونکہ وہ جانتی ہے کہ وہ متاثرہ ہے۔ نوجوان کا مزید کہنا تھا کہ عورت جنسی میدان میں مرد سے طاقتور ہے۔ اسلئے اس کو چاہیے کہ وہ STI اور HIV کے روکنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ نوجوانوں کا یہ بھی خیال تھا کہ صفائی نہ رکھنے والی خواتین بھی اس قسم کی بیماری پھیلانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ وہ اپنے خاص عضو کو صاف نہ رکھنے کی وجہ سے مرد کو متاثر کر سکتی ہیں بعض دفعہ ایک دفعہ سے زیادہ میلاپ کرتے ہیں اور خاص عضو کو دھویا نہیں جاتا ہے، جس سے بھی بیماری پھیلنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

کچھ آپ بیتی کہانیوں سے اندازہ لگایا گیا کہ HIV/STD کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے اچھی صحت کو برقرار رکھنا لازمی ہے۔ نائجیریا کہ یونیورسٹی کی 19% طلبہ نے کوئی مالا کی 44% خواتین اور مردوں، 65% کوریا کے نوجوانوں کا ماننا تھا کہ مانع حمل کے طریقے جنسی وبائی بیماریوں سے بچانے کے واحد تسلیم شدہ ذرائع ہیں

نوجوانوں نے بتایا کہ HIV اور STD سے ذاتی طور پر صفائی ستھرائی رکھنے سے بچا جا سکتا ہے اور Aids کا دواؤں سے علاج کیا جا سکتا ہے۔

نوجوانوں نے یہ بھی بتایا کہ جنسی عمل کے بعد دواؤں یا اینٹی بایوٹک کے استعمال سے HIV یا STD سے بچا جا سکتا ہے۔ نائجیریا کی خواتین و مرد کی تعداد بالترتیب 7% اور 5% اور 40% کوریا کے نوجوانوں کی تعداد و تھائی کے 15% نوجوان اس بات کے قائل تھے

۴۔ HIV/STD روزمرہ کے تعلقات سے پھیلتے ہیں:۔

نوجوانوں کی ایک خاص تعداد اس عجیب و غریب بات کی قائل تھی کی روزمرہ کی اشیاء کے تبادلے سے HIV/STD پھیلتے ہیں جیسا کہ چشمے کے تبادلے، کھانے، پینے کے برتن ایک ہی غسل خانے کا استعمال، مچھروں کے کاٹنے اور کم خوراک کی وجہ سے HIV/STD جنم لیتے ہیں اور پھیلتے ہیں۔

انڈونیشیا کے 13 صوبوں کے 37% نوجوانوں کا خیال تھا کھانے پینے کی چیزوں کا مشترکہ استعمال یعنی متاثرہ شخص اور غیر متاثر شخص کریں گے تو HIV/STD پھیل سکتا ہے۔ یہی خیال 56% کوریائی 70% چین کے نوجوان 82% متاثر افراد جن کا تعلق دہلی سے تھا ان کا بھی یہی خیال تھا۔ متاثرہ شخص کے زیر استعمال باتھ روم کو استعمال کرنے سے HIV/STD پھیلنے کی زیادہ نوجوان نے بات کی جنوبی اور ہوچی منہ کے 4% اور 6% نوجوانوں نے بات کی۔ چلی اور تھائی لینڈ کے ورکرز 13% اور 26% اور اس طرح ہوچی منہ کے 4% اور 6% اور اسی طرح ہوچی منہ، ویتنام اور ریو کے نوجوانوں کی ایک تعداد کا کہنا تھا کہ اگر متاثرہ شخص کے زیر استعمال باتھ روم کو استعمال کیا گیا تو ممکن ہے کہ HIV/STD کا خطرہ لاحق ہو جائے، بالکل اسی طرح نوجوانوں کا خیال تھا کہ بوسہ لینے سے ایک دوسرے کو چھونے سے یا ایک ہی کمرے کے استعمال سے HIV/STD کا خطرہ بڑھ سکتا ہے

۵۔ مجھے کچھ نہیں ہوا میں ایسے کرتا ہوں کچھ نہیں ہوتا۔

نوجوان اپنے آپ کو ان تمام جنسی صحت سے ملحقہ خطرات کو جاننے کے باوجود ان خطرات سے کھیلتے ہیں۔ جن کی وجہ سے HIV/STD کا پھیلاؤ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نوجوان محتاط رہتے ہیں وہ اپنے جنسی عادات و ضروریات کو دوسروں کے ساتھ شیئر نہیں کرتے۔

آپ بیتی کہانیوں کی کثیر تعداد اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ نوجوان کتنے خطرات کو مول لے

رہے ہیں۔ تین میں سے ایک یا اس سے بڑھ کر سوچا جائے تو پانچ میں سے ایک نوجوان کو جنسی معلومات کی ضرورت تھی۔ نیپال کے ایک سرحدی شہر سے کئے گئے سروے سے ظاہر ہوا ہے کہ 52% لوگوں میں سے 38% لوگ اپنے گھروں کو گئے اور انہوں نے جنسی میلاپ کے وقت غبارے کا استعمال نہیں کیا۔ یہی تعداد ان لوگوں کی ہے جنہوں نے جنسی میلاپ اپنے جنسی ساتھی سے نہیں بلکہ حادثاتی طور پر ملنے والے ساتھی کے ساتھ کیا۔

بالکل اسی طرح کسا نجیریا کی یونیورسٹی ایک طلبہ کی آپ بیتی ہے۔ جن میں 21% مرد اور 38% خواتین کو Aids کے ہائی رسک لیول پر رکھا گیا ہے۔

چلی کی ایک کیس اسٹڈی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صرف 20% لوگوں نے غبارے کا استعمال کیا ہے اور تھائی لینڈ کے مزدوروں کو بھی اسٹڈی میں شریک کیا گیا تھا۔ جن میں 14% محفوظ جنسی عمل کے طریقے استعمال کر رہے تھے اور 9% غیر محفوظ جنسی عمل سے گذر رہے تھے۔ نئی دہلی کی ہسپتالوں سے STI مریضوں سے سوالات سے اندازہ لگایا گیا تو پتہ چلا ان کو HIV کے جراثیموں سے خطرہ ہے۔

غلط فہمیوں کے اسباب

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سرسری معلومات ہونے کے باوجود یہ فرق کیوں ہے۔ ایک تو بڑا سبب یہ ہے کہ جنسی طور پر سرگرم ہونے والے افراد کی آپس میں تعلقات کی نوعیت ہے۔ بہت سے نوجوان ایک سے زیادہ جنسی ساتھی رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ بعض جگہوں پر جنسی ساتھی ایک دوسرے کے وفادار ہوتے ہیں وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ متاثرہ جنسی دوست سے دونوں کی زندگی جائے گی۔ وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے بعض کیسز میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ایک دوسرے سے جنسی امراض چھپائے جاتے ہیں۔ جنسی امراض بتانے سے کمزوری تصور کیا جاتا ہے۔ اور ساتھی کے بچھڑنے

کا ڈر ہوتا ہے۔ یہ بھی خوف ہوتا ہے کہ دوسرا جنسی ساتھی ملے گا کہ نہیں۔

ایک نیپال کے ڈرائیور کا کہنا تھا کہ اسے کوئی خطرہ نہیں وہ صاف ستھرے جنسی ساتھی کے ساتھ میلاپ کرتے ہیں۔ اس لئے اس کو غبارے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس نے مزید کہا کہ جنسی ساتھی کا وہ اپنے مرضی سے انتخاب کرتے ہیں لہذا اس کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ HIV/STD سے بچنے کی تدابیر کا استعمال کرے بعض نوجوان سمجھتے ہیں کہ HIV یا STD مخصوص گروہ کے لوگوں کو ہوتا ہے۔

بیونس آئرس، ارجنٹائن کے نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد کا خیال تھا کہ ہم جنسی میلاپ سے یا تھوک سے HIV/STD پھیلتے ہیں۔ انہوں کا کہنا تھا کہ اگر ایک سگریٹ میں خطرہ موجود رہتا ہے تو وہ کتنے خطرات سے بچیں۔ نوجوانوں نے عجیب و غریب باتوں کا عندیہ دیا۔ کئی باتیں بحث مباحثے سے ظاہر ہوئیں، جیسا کہ ایک ارجنٹائن کے نوجوان نے دل شکستہ ہو کر کہا کہ۔

ایک آدمی کہاں تک محتاط رویہ اختیار کر سکتا ہے جب کہ اس کو کیا پتہ کی جنسی ساتھی ایک HIV متاثر ہے۔ ایک جنسی دوست اگر متاثر ہے بھی تو کیا وہ اپنی کمزوری بتائے گا، اس کو ڈر ہوگا کہ وہ معاشرے سے کٹ کر رہ جائیگا۔ اس نے مزید کہا کہ ہم مانع حمل کے طریقے کیسے اپنائیں، ان میں جنسی لطف کم ہے۔ ہم بھلا عزل کیسے کر سکتے ہیں، جبکہ ہم جنسی خواہش پوری نہیں ہوتی، تو دونوں طرف سے راحت نہیں ملتی۔ نوجوان نے برملا کہا، بھلا جنسی عمل کے لیے بھی کوئی قید ہے۔ ہمارا ذہن ہی نہیں مانتا جب تک وہ پوری طرح جنسی لطف اندوز نہیں ہوں۔

نوجوانوں کے لئے معلومات کے ذرائع

اس کتاب میں جتنی بھی نوجوانوں کی صحت کے معاملے میں آپ بیتیاں لی گئیں تھیں۔ ان سے ظاہر ہو رہا ہے کہ جنسیت، حاملہ پن، زچگی، مانع حمل اور جنسی وبائی بیماریوں کے بارے میں

نوجوانوں کو بہت کم معلومات ملی ہے اس کے علاوہ والدین بھی اس قسم کی بنیادی معلومات نہیں فراہم کرتے۔ نوجوانوں صرف دوستوں کی مدد سے، میڈیا کی مدد سے جنسی صحت کی معلومات حاصل کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نوجوان کو جنسی معلومات تک صحیح رسد نہیں ہے۔ 28% ایسی عورتیں جو پہلی دفعہ ماں بنیں ہیں، ان کا کہنا تھا ان کو جنسی صحت کے بارے میں معلومات مردوں سے حاصل کی ہے 32% نے دوستوں سے جانا کہ جنسی عمل کیا ہوتا ہے اور کیسے ہوتا ہے اور 13% نے میڈیا سے جنسی صحت کے بارے میں جانا۔

بڑی عمر کے افراد اور ہم جنسی بڑی عمر کے افراد جنسی معلومات کے بڑے ذرائع ہیں

مختلف کیس اسٹڈیز سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ جنسی معلومات دینے کیلئے بڑی عمر کے فرد معلومات کے ذرائع ہیں۔ خاص طور پر ہم جنسی بڑی عمر والے فرد سنی سنائی باتیں اور اپنے تجربات چھوٹوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں، جس میں وہ اپنی جوانمردی اور جنسی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ 35% نوجوان لڑکیاں جو کہ آزادانہ طور پر بڑوں کے ساتھ کھل کر بحث مباحثہ کرتی ہیں۔ 90%۔ ہوچی منہ اور ویتنام کے نوجوانوں کا کہنا تھا کہ وہ اپنی جنسی و تولیدی صحت کے بارے میں بات چیت کر سکتے ہیں۔ بالکل اسی طرح کی بات انڈونیشیا کے 13 صوبوں میں کی گئی وہاں کے 74% مرد اور 65% عورتوں کا کہنا تھا کہ وہ اپنے بڑوں سے جنسی معلومات زبانی طور پر حاصل کرتے نہیں۔ جہاں پر 13% مرد اور 23% عورتوں کا ماننا تھا کہ وہ اپنے والدین سے جنسی معلومات حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آئرلینڈ ممالک سے لی گئی معلومات سے بھی اس قسم کی معلومات ملتی ہے کہ وہ اپنے دوستوں یا میڈیا کی مدد سے جنسی معلومات سیکھتے ہیں۔ اس قسم کی صورتحال

سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نوجوانوں کو کتنی جامع اور بامقصد جنسی معلومات ملتی ہے۔ ان کی معلومات کے ذرائع ایک طرف تو محدود ہیں اور دوسری طرف جذباتی ہیں۔ جہاں پر جنسی میلاپ کے عمل کو عیاشی کے طور پر لیا جاتا ہے کہ فلاں شخص کی بیٹی یا بیٹے کے ساتھ وہ جنسی عمل کر چکے ہیں۔
اس کے ساتھ ساتھ جنسی لذت کا عمل دخل ہے جنسی عمل کو فطری ضرورت کا درجہ کم دیا جاتا ہے بلکہ اسے جنسی لذت اور سماجی ناموس کا مقام دیا جاتا ہے۔ نوجوانوں میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ضائع حمل کے طریقے تو بوڑھے فرد استعمال کریں گے یا صرف بچوں کی پیدائش کو روکنے کیلئے غباروں یا گولیوں کا استعمال کیا جاتا ہے نوجوانوں کے اس قسم کے رویے انہوں محفوظ جنسی عمل کے بجائے پرخطر جنسی عمل کے طرف لے جاتے ہیں۔

نوجوان جنسی صحت کے مختلف پہلوؤں کو جاننے کے لئے مختلف معلومات کے ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ نوجوان جب جنسی حمل کے لائق ہونے کی عمر کو پہنچتا ہے تو اسے مختلف خدشات ہوتے ہیں۔ اس صورتحال میں وہ کشمکش و پیچ میں رہتا ہے کہ وہ کیا کریگا۔ ان تمام باتوں کو کیسے منہ دے گا یا وہ پھر یہ سمجھتا ہے کہ وہ دنیا اور اس کی لذت کی تسکین کیسے ہوگی؟

ہوچی منہ، ویتنام، کی 70% خواتین اپنی ماں سے مشورہ کرتے ہیں۔ جبکہ 49% مرد اپنے ماں سے مشورہ کرتے ہیں جبکہ مردوں کی ایک کثیر تعداد اپنے گھر سے باہر کے لوگوں کے ساتھ جنسی و تولیدی مسائل کے بارے میں بحث کرتی ہے۔ 13% مردوں کے مقابلے میں 23% عورتیں جنسی و تولیدی مسائل کا حل جاننے کیلئے والدین پر بھروسہ کرتی ہیں۔ 65% مردوں کے مقابلے میں 74% عورتیں جنسی و تولیدی مسائل کا حل جاننے کیلئے اپنے دوستوں، ڈاکٹروں یا بڑوں پر بھروسہ کرتی ہیں۔ بالکل اسی طرح 44% مرد اور 47% عورتیں اپنے اساتذہ کو بہتر تصور کرتے ہیں کہ ان سے اپنی جنسی و تولیدی صحت کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔
نوجوان جنسی صحت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ نوجوان جنسی صحت کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ کئی ذرائع کا استعمال کرتے ہیں۔ بیونس آئرس، ارجنٹائن کی ایک کیس اسٹیڈی سے ظاہر ہوتا ہے کہ نوجوان عورتیں اپنے ماؤں سے جانتی ہیں۔ جنسی عمل کیا ہے اور اس کو کیسے ڈیل کیا جائے۔ جب کہ 84% خواتین زچگی، غیر مطلوبہ حمل کے ضائع کرنے اور اس کے مسائل اپنے والد سے، اسکول کے دوستوں اور بڑوں سے تولیدی و جنسی معلومات حاصل کرتے ہیں۔

ان تمام باتوں کے علاوہ میڈیا کا کلیدی کردار ہے۔ جو کہ جنسی معلومات کے علاوہ HIV/Aids کے بارے میں معلومات دیتا ہے۔ آپ اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ گوٹے مالا اور سندھائی کے نوجوانوں کی 70% سے زیادہ تعداد نے یہ کھلم کھلا اقرار کیا کہ ان کو HIV/Aids کے بارے میں معلومات ریڈیو اور T.V سے ملی ہے۔ چلی کے 25% نوجوانوں کا کہنا تھا کہ انہوں نے جنسی وبائی بیماریوں کے بارے میں بھی ریڈیو اور ٹی وی سے سنا ہے۔ آرٹے میں تک کے برابر بھی نہیں سننے کو ملا کہ نوجوان بولیں کہ انہوں نے جنسی معلومات یا HIV/Aids کے بارے میں اپنے معالج یا ڈاکٹر سے سنا ہے۔

کمپالا، یوگنڈا کے 50% نوجوانوں نے کہا کہ انہوں نے جنسی صحت کے متعلق اپنے اساتذہ سے معلومات حاصل کی ہے جبکہ بہت تھوڑی کیس اسٹیڈیز جو کہ ارجنٹائن، کینیا، پیرو، اور فلپائن سے اس غرض سے لی گئیں کہ یہ جانا جائے کہ اسکولوں میں جنسی تعلیم کی کیا حیثیت ہے جواب دہندہ کی ایک بہت بڑی تعداد نے یعنی 50% سے زیادہ نے کہا کہ اسکولوں میں جنسی تعلیم مکمل طور پر نہیں دی جاتی ہے۔ کچھ کیس اسٹیڈیز سے پتہ چلا کے جہاں جنسی تعلیم دی جاتی ہے وہاں اساتذہ جنسی میلاپ نہ کرنے پر زور دیتے ہیں جبکہ وہ بہت کم زور دیتے ہیں کہ محفوظ جنسی عمل کیا ہے اور جنسی رویے کیسے جنم لیتے ہیں۔ محفوظ جنسی عمل کے لئے کون سے رویے اختیار کرنے چاہیں۔ وہ ایسی تمام باتیں نوجوانوں پر اور ان کے والدین پر چھوڑ دیتے ہیں۔ عام طور پر نوجوانوں پر اور ان کے والدین پر چھوڑ

دیتے ہیں۔ عام طور پر نوجوانوں کو اس بات کی شدت پر زور دیتا ہوئے دیکھا گیا کہ جنسیت کے بارے اسکول میں مشاورت دی جائے۔ جب کہ جنسی میلاپ کے بارے میں نوجوانوں سے اس قسم کے سوالات کئے گئے تو انہوں نے کہا حاملہ ہونے سے بچنے کیلئے، جنسی بیماریوں سے تحفظ، مانع حمل کے طریقے، جنسی دوستیاں، تاریخی طے کرنے اور تولیدی صحت کے بارے میں تفصیل سے بتایا جائے۔ اور دوسرے افراد کے علاوہ ڈاکٹرز کو یہ ذمہ داری سونپ دی جائے کہ وہ نوجوانوں کی مندرجہ بالا میدانوں میں رہنمائی کریں۔

ڈوماگیٹ سٹی، فلپائن کی یونیورسٹی کے طلبہ کی 86% تعداد جو کہ اپنے آپ کو کیتھولک ظاہر کرتی تھی یا وہ کیتھولک ایجوکیشن انسٹیٹیوشن میں زیر تعلیم تھے، کا کہنا تھا کہ اسکولوں کی سطح پر جنسی تعلیم کا بندوبست ہونا چاہیے۔ ان میں باقی کی سطح پر جنسی تعلیم کا بندوبست ہونا چاہیے۔ ان میں باقی کچھ ایسی تعداد بھی تھی جن کا کہنا تھا جنسی تعلیم غیر ضروری ہے۔ معاشرہ کو کرپٹ بنا دے گی یا یہ مذہب کی تعلیمات کے منافی ہے۔ 76% شنگھائی خواتین کا کہنا تھا کہ وہ ضائع حمل کے طریقوں کے بارے میں جاننا چاہتی ہیں۔ اور 41% کا اصرار تھا کہ جنسی وبائی جراثیموں کے بارے میں معلومات کے حصول چاہتی ہیں۔ سیول کے 65% نوجوانوں کو معلومات تک رسد 34% کو مشاورت کی ضرورت کے بارے میں اظہار تھا

جنسی رویے اور صنفی نابرابری

کیس اسٹڈیز میں ایسے سوالات بھی رکھے گئے تھے کہ جن کی بنیاد پر دیکھا جائے کہ جنسی رویے کیسے پروان چڑھتے ہیں اور صنفی نابرابری ان کو کیسے متاثر کرتی ہے۔ جن معاشروں میں جنسی میلاپ کو صرف تولیدی صحت کو رواجی حیثیت حاصل ہوں، جہاں پر خواتین کو صرف تولیدی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جاتا ہو وہاں مردوں کو معاشرہ میں فوقیت حاصل تھیں، وہاں جنسی رویے جارحانہ اور یک

طرف تھے۔ہم ایک کیس اسٹڈی یونیفس آرس ارجنٹائن کی لیتے ہیں جو کہ پینڈز برینر نے لی تھی۔جس میں پہلی دفعہ جنسی میلاپ میں شمولیت کے تین اہم اسباب سامنے آئے۔ہر جز کو مرد اور عورت نے اولیت کا درجہ دیا ہے۔پہلا جز پر عزم تعلقات کا استوار کرنا نکلا تھا۔48% نوجوانوں کی تعداد میں 2/3 خواتین کی تعداد اور شامل تھی جنہوں نے پختہ اور کبھی نہ ٹوٹنے والے تعلقات کو ترجیح دی تھی۔ اس قسم کے نوجوانوں میں جنسی عمل بھی پختہ تھا یعنی کہ وہ پہلی ملاقات میں جنسی عمل سے نہیں گزرتے تھے۔ 16-18 سال عمر کے نوجوان کی یہ چاہت تھی کہ وہ بڑی مدت تک تعلقات استوار رکھیں گے۔اس قسم کے تعلقات رکھنے سے گھروں تک تعلقات بڑھ جاتے ہیں۔وہ مسلسل میل جول رکھنے سے ایک دوسرے کے قریب تر ہو جاتے ہیں۔اس کا منفی پہلو یہ نکلتا ہے کی ان کو حاملہ پن ہونے کا یقینی خطرہ ہوتا ہے۔جنسی عمل کے باہمی رضامندی سے ہوتا ہے۔اس میں مانع حمل کے مختلف طریقے بھی استعمال کر سکتے ہیں انکو اپنے بڑوں سے بھی رہنمائی مل سکتی ہے۔

جذباتی فیصلے

دوسرا پہلو جذباتی ہوتا ہے۔جس میں شوقیہ طور پر یا ذائقہ چکھنے کی غرض سے جنسی میلاپ ہوتا ہے۔اس قسم کے جنسی میلاپ کے عمل میں آنے والے نوجوانوں کی عمریں 15 سال یا اس سے کم ہوتی ہے۔اس قسم کا جنسی میلاپ بڑوں کے اکسانے یا ان کو دیکھنے سے بھی نوجوانوں سے سرزد ہو جاتا ہے۔نوجوان اپنے جسم میں تولیدی اعضاء کی تبدیلی سے بھی حیران رہتے ہیں، ان اعضاء کو استعمال کرنے کا شوق رہتا ہے۔جب 15 سال یا اس سے کم عمر کے نوجوان اکیلے رہتے ہیں یا اکیلے سفر کرتے ہیں یا اپنے سے بڑوں کے ہمراہ اٹھتے بیٹھتے ہیں، اور اپنے بڑوں کی عادات کو دیکھ کر ان کو بھی شوق ابھرتا ہے۔جس سے غیر محفوظ جنسی عمل کا خطرہ رہتا ہے۔نوجوان کو اپنے یا اپنے اعضاء کے بارے میں مکمل طور پر پتہ نہیں ہوتا ہے وہ مانع حمل کے طریقوں سے بھی ناخبر ہوتا ہے جس سے جنسی وبائی بیماریوں کا

رسک بڑھ جاتا ہے۔

اتفاقی اور نا اتفاقی طور پر جنسی میلاپ

جنسی میلاپ سے تیسرا پہلو اتفاقی ہوتا ہے ۔اتفاقی طور پر جنسی میلاپ کے عمل سے گزرنے کیلئے کوئی عمر کی قید نہیں ہے۔جس میں باہمی رضامندی یا ناخوشی بھی شامل ہے۔جو کہ نوجوان مرد اور عورتوں کے رویوں کی بھی عکاسی کرتا ہے۔

نوجوان شادی سے پہلے جنسی تعلقات کو مرد کیلئے اچھا اور عورت کیلئے برا سمجھتا:۔

مرد اور عورت کے درمیان صنفی نابرابری کا یہ بھی مظہر ہے کہ وہ مرد کا شادی سے پہلے کسی عورت سے جنسی تعلقات رکھنے کو صحیح سمجھتے ہیں۔اگر وہ صحیح نہیں بھی سمجھتے تو وہ اس کو صرف برا کہتے ہیں۔ لیکن اس کے ہم عمر اور دوست اس کی ہمت افزائی کرتے ہیں۔جبکہ عورت کو شادی سے پہلے جنسی تعلقات رکھنے کو انتہائی برا مانا جاتا ہے۔اس سے عورت کی شادی بھی مشکل ہو جاتی ہے۔آپ ٹیبل نمبر 10 میں دیکھیں گے کہ ایشیاء اور لاطینی امریکہ کے معاشروں میں یہ دوہرا معیار کتنے قدر گہرا ہے۔تھائی لینڈ کے 32% نوجوانوں کے خیال میں نوجوان مرد کو شادی سے پہلے جنسی تعلقات نہیں رکھنا چاہیے اور اس کو شادی سے پہلے کنوارہ رہنا چاہیے۔جب کہ اسی معاشروں کے 71% اور 63% لوگوں کا کہنا تھا کہ لڑکیاں کو اپنا کنوارہ پن شادی تک برقرار رکھنا چاہیے۔

ہنوئی، ہوچی منہ ویتنام کی 8% خواتین کا کہنا تھا کہ جنسی عمل کو صرف وقتی لطف حاصل کرنے کی حد تک رکھنا چاہیے، یعنی جنسی عمل کبھی کبھار کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔پیرو کے 49% خواتین جو رات کے کلبوں میں جاتی ہیں ان کا کہنا تھا کہ شادی سے پہلے تجرباتی طور پر جنسی عمل کیا جانا چاہیے تا کہ نوجوان کا اس مقصد میں چھپے ہوئے تجسس کو حقیقت کے روپ میں دیکھ لیں۔ 73% خواتین اور 59% مردوں کا کہنا تھا کہ شادی سے پہلے کنوارہ پن برقرار رکھنا چاہیے۔

کمپالا، یوگنڈا، بیوفس آئرس کے نوجوانوں کی 75-85% تعداد اس بات پر متفق تھی کہ شادی سے پہلے جنسی عمل کرنا ایک نارمل بات ہے۔

Table 10

				عورتیں		مرد		
ملک	نمونہ	عمر کی حد	سوال	1	2	3	4	ذرائع
یوگینڈا کمپالا	ہائی اسکول کے طلبہ1	14-17		73	78	73	78	میتھیس 1993
کوریا عوامی جمہوریہ ایکسپورٹ پروموشن زون		19-29		Na2	613	Ns4	Ns	نون تائی-ھون اٹ ال,.. 1994
کوریا عوامی جمہوریہ سیول	غیر شادی شدہ یونیورسٹی کے طلبہ	15-29		Ns	Ns	16	29	جونگ نون لم اٹ ال 1995
فلپائین ڈوماگیٹ سٹی	کالج کے طلبہ	18-24		73	92	42	71	کیڈلیا 1998

تھائیلینڈ شمال اور شمال مشرق	دیہاتی گھروں کے کمرے	15-24		46	71	32	63	امراز بکھتی 1995
تھائیلینڈ بینکوک	اسکول جانے والے اور صنعتی کارخانوں میں کام کرنے والے5	15-19		43	86	Ns	Ns	سوتھورن دھرالے 1994
تھائیلینڈ چینگ مائی	فیکٹری میں کام کرنے والے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ	13-25		46	85	2	50	رونگ پاؤ 1997
ویتنام علاؤ ہوچی ماہ سٹی	کالج کے طلبہ	17-24		Na	98 8 8	74 43 37	Na	وو کے تاھن 1996

ارجنٹینا بیونس آئرس	۔ا،اسکول کے طلبہ 6	13-19		16	25	16	25	کورنیلٹ 1993
پیرو لیما	(2% مرد عورتیں شادی شدہ) نوجوان جو راتوں کے کلبوں میں جاتے ہیں	10-24		49 73	Na Na	68 59	Na Na	ویلانئواوا 1992
پیرو لیما کسکو اکیوئس	نوبالغ ہائی اسکول سے باہر طلبہ	12-19		51-52	37-43	31-35	2428	آلکورن اور کوزانیس 1996

صنفی بنیادوں پر دوہرا معیار رکھنے کو معاشرہ صحیح تصور کرتا ہے

نوجوان مرد اور خواتین اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ جنسی بنیادوں پر عورت کے ساتھ دوہرا معیار اپنایا جاتا ہے۔یہ معیار ان کا بنایا ہوا نہیں ہے۔بلکہ معاشرتی اصولوں وقوانین کی وجہ سے مرد کو پلس پوائیٹ حاصل ہے۔ دیکھا جائے تو مرد کو جنسی عمل کے لئے وسیع اختیار ہیں۔وہ ایک وقت میں ایک سے زیادہ جنسی دوست رکھ سکتا ہے جس سے دوگی کا تاثر ملتا ہے۔ایک کیس اسٹڈی ایسی مل گئی تھی جس سے ظاہر ہوا کہ جو عورت تولیدی صحت کی دیکھ بھال کی غرض سے ہسپتال آرہی تھی اس میں اس کی کوئی خوشی شامل نہیں تھی بلکہ مرد کی مرضی شامل تھی ایک عورت نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ وہ سمجھتی ہے کہ تمام

مرد ایک جیسے ہیں۔ان کے جنسی رویوں سے یہ لگتا ہے کہ ان کو جنسی خواہشات عورت کے مقابلے میں زیادہ ہیں۔ڈوما گیٹ ،فلپائن کی ایک نوجوان عورت کا کہنا تھا کہ مرد کو جنسی عمل کرنے کا تجربہ ہونا چاہیے جبکہ ایسا تجربہ عورت کیلئے مناسب نہیں ہے کیوں کہ عورتیں مردوں سے زیادہ حساس ہوتی ہیں کہ وہ اپنے لئے ساتھی کا انتخاب کریں۔اس کا مزید کہنا تھا کہ عورتیں اپنے لئے آئیڈیل کا انتخاب کرتی ہیں۔مرد صرف جنسی خواہش پوری کرنے کیلئے عورت کا انتخاب کرتے ہیں۔

تھائیلینڈ کی نوجوان عورتوں کا کہنا تھا کہ وہ اگر چاہیں بھی تو بھی وہ گھوم پھر نہیں سکتیں، سگریٹ نہیں پھونک سکتیں اور نہ ہی شراب پی سکتیں۔جب کہ مرد کچھ بھی کرسکتے ہیں وہ جنسی میلاپ بھی کرسکتے ہیں۔اور معاشرے میں شاید ہی کوئی ایسا فرد ہو جو کہ عورت کے بغیر مرد سے جنسی میلاپ کے عمل کو اچھا عمل سمجھے۔بیونس آئرس کی ایک نوجوان عورت کا کہنا تھا کہ اگر ایک مرد کئی عورتوں کے ساتھ گھوم رہا ہو تو کوئی بھی اسے برا نہیں کہتا۔ظاہر یوں ہے کہ مرد کی زندگی کتنی آسان ہے ان کو آنے جانے کی بھرپور آزادی ہے اور عورت کو گھر میں رہنا ہے اور بچوں کو سنبھالنا ہے۔

نوجوانوں کے جنسی تعلقات سے متعلق مختلف رخ اور خیال

مختلف نوجوانوں کی آپ بیتی کہانیوں کا مطالعہ کرنے سے یہ آسانی سے پتہ چلایا جاسکتا ہے کہ وہ کتنے قدر مختلف رخوں سے جنسی تعلقات قائم رکھتے ہیں۔عورتوں کا جنسی عمل میں شریک ہونے کا سب سے بڑا سبب کسی سے پیار کا ہوجانا یا ایسے گہرے تعلقات کا ہوجانا جو دونوں کے وجود کو ایک دوسرے کے قریب لائے ،وہ نہ چاہتے ہوئے بھی جنسی عمل کر گذریں۔بعض دفعہ پیار کا اقرار کرنا اور پیار کی منزل کے طور پر جنسی میلاپ کا عمل جنسی عمل کرنے کی شدید خواہش، طبعی ضرورت یا کسی کا دباؤ بھی ہوسکتا ہے۔جس میں ایک جنسی دوست دوسرے کو جنسی میلاپ کے لئے آمادہ کرتا ہے۔جس کیلئے وہ مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں۔

مختلف ممالک کے نوجوانوں سے سوال کیا گیا کہ جنسی عمل کرنے کیلئے فیصلہ کون کرتا ہے۔ بیونس آئرس کے 53% عورتوں کا خیال تھا کہ جنسی ساتھی کی رضامندی سے جنسی میلاپ کرنے کا فیصلہ ہوتا ہے اس قسم کا فیصلہ صرف اسی صورت میں ہوتا ہے جب جنسی دوستی کا تعلق پختہ اور گہرا ہو۔ بیونس آئرس کی ایک اور کیس اسٹڈی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرد جنسی تعلقات کی بدلے میں تسکین چاہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ لڑکی حاصل کرنے میں جیت گیا گویا کہ مرد اپنی جیت اور راحت محسوس کرتا ہے جب کہ مرد سمجھتا ہے کہ اس سے کچھ لیا ہے اور عورت سمجھتی ہے کہ اس نے کچھ دیا ہے۔ اور عورت اپنے ساتھی کے ساتھ جنسی عمل کے دوران اور اس کے بعد خوشی محسوس کرتی ہے اور جنسی ساتھی پر فخر محسوس کرتی ہے۔

بابِ ششم:

سفارشات

ترقی پذیر معاشروں کی کیا حکمت عملی ہونی چاہیئے؟

جوانوں کی جنسی حالات اور تعلقات کے بارے میں مختلف ترقی پذیر ممالک کے نوجوانوں کو زیر مطالعہ لایا گیا تھا۔ ان کے مطالعے سے اس بات کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ نوجوان کا جھکاؤ کس طرف ہے۔ ان کے جنسی دوست رکھنے اور ان سے تعلقات قائم رکھنے کے کتنے قدر چاہت ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنسی صحت متعلق اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہیں کہ نوجوان ایک سے زیادہ جنسی دوست رکھنے کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ کنڈم وغیرہ کا استعمال سمجھتا ہے کہ یہ بڑوں کا کام ہے ۔ ہمارا کام نہیں ہے۔ ہم کو بچے پسند نہیں کرتے ہیں کہ ہم غبارے استعمال کریں۔ جس سے غیر مطلوبہ حمل، جلدی جلدی حمل کا ضائع ہونا اور کئی ایسی باتیں سامنے آتی ہیں جن سے لگتا ہے کہ نوجوان کس قدر سنگین خطروں سے زندگی داؤ پر لگا کر کھیل رہا ہے۔

اس کتاب میں پیش کردہ آپ بیتیاں ظاہر کرتی ہیں کہ نوجوان اور نوبالغ اس موڑ پر کھڑا ہے، جس کے لئے جنسی معلومات کا ہونا اشد ضروری ہے۔ اگر ارد گرد کے حالات دیکھے جائیں تو پتہ چلتا ہے کہ نوجوان غلط فہمیوں کا شکار ہے۔ وہ اپنی جنسی ضروریات جو کہ اس کے جائز حق ہیں، ان کو حاصل کرنے لئے بے یارومددگار ہے۔ جب وہ اپنے بڑوں سے بات کرتا ہے تو سماجی قانون اسے روکتے ہیں۔

نوجوان کے خیالات وضروریات کا احترام کیا جائے

والدین اور بچوں کے درمیان ایسے تعلقات کی فضا ہو۔ جس میں بچہ کے لئے کوئی خطرہ نہ ہو۔ بچہ خواہ کتنا ہی بڑا ہو جائے، وہ جنسی مسائل پر والدین سے بات نہیں کر سکتا ہے۔ والدین سے ایسے معاملات شیئر کرنا اس لئے سودمند ہیں کہ بچے کے ہمدرد اور رازداں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسے

مخلص سے بات نہ کی جائے، تو خطرات بڑھتے چلے جائینگے۔ نوجوان اور والدین کے درمیان مثبت تعلقات ہوں۔ ایسے پروگرام چلائے جائیں جن سے جنسی و تولیدی صحت اور وبائی بیماریوں سے آنے والی نسلوں کو بچایا جا سکے۔ جہاں والدین تعلیم کی مد میں لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں اور بیس سے پچیس سال تک صبر و تحمل سے خرچہ اور پرورش کرتے رہتے ہیں، وہاں ان کو جنسی تربیت کا خلا چھوڑنے کے بجائے مواقع پیدا کریں۔

جنسی عمل کے لئے مشاورتی مراکز قائم کیے جائیں

حمل سے پہلے اور حمل کے بعد کے مسائل، جنسی بیماریوں اور انکے اسباب، محفوظ جنسی عمل کے بارے میں معلومات، مانع حمل کے طریقے اور جنسی و تولیدی حقوق کے بارے میں احسن اور جامع انداز میں بتایا جائے۔ جنسی تعلیم کو عام کیا جائے اور درسی نصاب میں خصوصی طور پر جگہ دی جائے۔

نوجوانوں میں صحت مند زندگی گذارنے کا جذبہ اور مہارتیں پیدا کی جائیں:

شادی سے پہلے جنسی دوستیاں انتہائی خطرناک ہیں۔ عام طور پر یہ جذبات پر قائم ہوتی ہیں۔ نوجوان پیار کی خاطر ہر چیز قربان کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اس پس منظر میں ایک دوست دوسرے دوست کی معصومیت کو پیار کے ترازو میں تولتے ہیں، اسے مجبور کر کے جنسی تعلقات کی انتہا کو چھو لیا جاتا ہے۔ جسے کوئی معاشرے کسی قیمت پر قبول نہیں کرتا۔ معاشرے کی نا قبولیت جذبات کو منفی رخ دیتی ہے۔ اس لئے ریاستی اداروں اور بزرگوں کا فرض بنتا ہے کہ اپنے آپ میں اور نوجوان نسل میں ایسی مہارتیں پیدا کریں جوان کے جنسی زندگی کے لئے مشعل راہ بنیں۔

مہارتیں جذبات کی رہنما ہیں۔ جذبات کو ضابطے میں رکھنا، جذبات کو زندہ رکھنا اور صحیح سمت میں رکھنا مہارتوں کا کام ہے۔ نوجوانوں میں جنسی مہارتوں سے مراد ہے کہ نوجوان کو پتہ ہو کہ محفوظ جنسی عمل کیا ہے، مانع حمل کے کیا طریقے ہیں؟ جنسی بیماریاں کیوں کر پھیلتی ہیں؟ وہ کونسے ذرائع

ہیں، جہاں سے وہ جنسی مسائل کا حل جان سکتے ہیں؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ معلومات رکھنے والے اور نہ رکھنے والے نوجوان جنسی صحت کے معیار کو برقرار رکھنے میں ناکام رہے ہیں۔ جن کو جنسی صحت کے بارے میں مختلف طور طریقوں کے بارے میں پتہ نہیں ہے۔ وہ ہر جنسی عمل کے دوران خطرے کے انتہائی قریب ہوتے ہیں۔ حالانکہ نوجوان بخوبی آگاہ ہیں لیکن معاشرتی تقاضاؤں کے سامنے بے بس ہیں۔ وہ مانع حمل کے طریقوں کے بارے میں جانتے ہوئے بھی عمل نہیں کر سکتے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جنسی ساتھیوں میں سے ایک محفوظ جنسی عمل میں یقین نہیں رکھتا ہو۔ بعض کا خیال ہوتا ہے کہ جنسی عمل سے اعلیٰ درجے کا لطف حاصل کیا جائے۔ اگر ایک کی جان خطرے میں ہے، اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ ایسے میں اپنی ذاتی اخلاقیات کو بھی لطف حاصل کرنے اور جنسی اور تولیدی رویوں کو ضابطے میں رکھنا اشد ضروری ہے۔ نوجوانوں میں یہ جذبہ ہونا چاہیے کہ وہ شرم، حیا، عقل اور تمام انسانی قدروں کا احترام کریں۔ نوجوان کو اس قدر قابل بنایا جائے کہ وہ بول سکیں، روک سکیں اور محفوظ جنسی عمل کے لئے ساتھی کو آمادہ کر سکیں کئی معاشروں میں عورت کو طاقت نہیں کہ وہ مرد کو روکے، یا محفوظ جنسی عمل کے لئے بول سکے۔ اس کے اختیار میں نہیں کہ وہ حمل کو روکے یا ضائع کرے۔ عورت صحت کی کمزوری کی بنا پر بھی حق نہیں رکھتی کہ مرد کو جنسی عمل سے روک سکے۔ ایسی صورتحال میں عورت اور مرد میں بات چیت کی مہارتیں پیدا کی جائیں کہ وہ ایک دوسرے کو اپنی مجبوری اور مسائل کے بارے میں بتا سکیں۔

ان سب آپ بیتی کہانیوں سے پتہ چلتا ہے کہ نوجوان گیر محفوظ جنسی عمل کی حوصلہ شکنی نہیں کرتے، نہ وہ ایسے عمل کرتے وقت اپنی طاقت کا استعمال کرتے ہیں۔ نوجوانوں کو باور کرایا جائے کہ کن حالات میں جنسی تعلقات پرخطر ہیں، ان کا متبادل کیا ہے؟ کیا ایک دفع کے غیر ضروری جنسی عمل اتنا اہم ہے جس کے لئے جان سے ہاتھ دھونا پڑ جائے۔ عام طور پر عورت کو بچہ دینے کی مشین اور جنسی تسکین کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کو مرد کو روکنے کا کوئی حق نہیں، چاہے محفوظ جنسی عمل ہو رہا ہو یا غیر

محفوظ۔ ایسے معمولات میں نوجوان کو تمام خطروں سے آگاہ رکھا جائے، تا کہ وہ جنسی عمل کرتے وقت اپنا اور ساتھی کی صحت کا خیال رکھیں۔

جنسی صحت کے متعلق مفروضات اور قیاس آرائیوں کی حوصلہ شکنی کی جائے

جنسی عمل میں طاقتور کو پلس پوائنٹ کا حق ہوتا ہے۔ جیسا کہ مرد اپنے زور بازو سے عورت پر غالب آجاتا ہے، عام طور پر اغوا کر کے، راستے میں اکیلا دیکھ کر یا کسی اور حالات میں مرد عورت کو جنسی ہوس کا نشانہ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ جو کہ کسی حالات میں بھی محفوظ جنسی عمل نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ عورت کو مرد کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہر وقت جنسی عمل کے لئے تیار رہتی ہے۔ مرد کو ہر حال میں فوقیت دی گئی ہے۔ جنسی بیماریوں کو چھپایا جاتا ہے۔ اس کا علاج بھی ٹونے دھاگے سے کرایا جاتا ہے۔ اب بھی ایسے معاشرے موجود ہیں جو عورت کو مرد کے غلام کا درجہ دیتے ہیں۔ عورت جنسی عمل کے بارے میں پوری طرح باخبر ہے۔ اسے تمام باتوں کا بخوبی اندازہ ہے کہ اس کا ساتھی اس کو جنسی وبائی بیماری میں دھکیل رہا ہے، اس کے باوجود وہ مرد کو محفوظ جنسی عمل کے طرف مائل نہیں کر سکتی ہے یا اس میں قوت نہیں ہے کہ وہ اپنے مرد کو روک سکے۔

نوجوان کو پرنٹ میڈیا کی مدد سے جنسی صحت کی معلومات دی جائے

جنسی صحت کے متعلق معلومات دینے کے لئے ابلاغ کے مختلف طریقے استعمال کئے جائیں۔ جیسا کہ T.V، ریڈیو، اخبار، پوسٹرز اور چھوٹے چھوٹے پیغام جنسی صحت متعلق دیئے جائیں۔ تا کہ نوجوانوں

کو معلوم ہو سکے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ ان سے جنسی صحت کے متعلق باتیں چھپائی نہیں جائیں۔ میڈیا کے تمام ذرائع کو مثبت جنسی معلومات دینے کے لئے استعمال کیا جائے۔ صحت مند خبریں اور تصاویر شائع کرنی چاہئے۔ تاکہ نوجوانوں کے ذہنوں پر اس کا مثبت اثر پڑے۔ میڈیا اچھے، معیاری اور صدق اشتہارات چھاپے۔ جعلی حکیموں، کشتوں اور دواؤں کے تشہیر نہ کی جائے۔ جعلی پیر، ٹونے اور دھاگے کرنے والوں سے نوجوانوں کو بچایا جائے۔ صحافی حضرات کو جنسی صحت کی رپورٹنگ کرنے کی مہارتیں دینے کے لئے تربیت دی جائے۔

والدین اور اساتذہ کو محفوظ جنسی عمل کے بارے میں اپنے بچوں کو درس دینا چاہئے

ان تمام آپ بیتی کہانیوں سے ظاہر ہوتا ہے نوجوان لڑکی کے لئے جنسی معلومات کا ذریعہ اس گھر یا کلاس روم ہو سکتا ہے۔ نوجوان لڑکی کے لئے جنسی عمل متعلق معلومات کا ذریعہ اس کا گھر یعنی کہ وہ اپنی ماں، بہن یا بھابھی ہے، یا کلاس فیلوز۔ جب کہ لڑکوں کی معلومات کا ذریعہ میڈیا اور دوست ہیں۔ جس طرح والدین اپنے بچوں کو روتا نہیں دیکھ سکتے ہیں، نہ ہی وہ پیار دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ جنسی صحت کے متعلق بات چیت کرتے وقت شرم محسوس کرتے ہیں، یہ وجہ ہے کہ نوجوان جنسی بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یا وہ ایسے کام کرنے لگتا ہے جس سے والدین کو بعد میں تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ نوجوان اور والدین کے بیچ میں اگر جنسی صحت کے موضوع پر ترتیبی بحث نہیں ہوگی تو نوجوان ایک کامیاب شہری نہیں بن سکتا ہے۔ نوجوان پر اس کے استاد اور والدین کی تعلیمات کا اثر ہوتا ہے۔ یہ دونوں اگر گریز کریں گے تو بچہ کی زندگی متوازن نہیں ہو سکتی۔ اس کتاب میں شامل کیس اسٹڈیز سے ظاہر ہوتا ہے کہ نوجوان کو جامع تربیت دی جائے کہ وہ جنسی تعلقات استوار کرتے وقت اپنے برے

بھلے کی پہچان کر سکیں۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو جنسی تعلقات کے حق میں اور مخالفت میں بہت سارے شکوک و شبہات ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے لئے یہ عمل پرکشش بھی ہوتا ہے۔ ان کے ذہن میں خدشات کے باوجود وہ جنسی عمل کرنے سے نہیں گھبراتے، اس لئے نوجوانوں کو جنسی تعلقات کے متعلق قدر اور اہمیت سے آگاہ کیا جائے۔ ان کو ممکنہ خطرات اور محفوظ جنسی عمل کے بارے میں بتایا جائے۔